Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہنامہ

ربوہ
مصباح الادیان

اخاء 1355 ہش ★ اکتوبر 1976ء

ایڈیٹر : محمد شفیق قیصر

Digitized by khalafat Library Rabwah

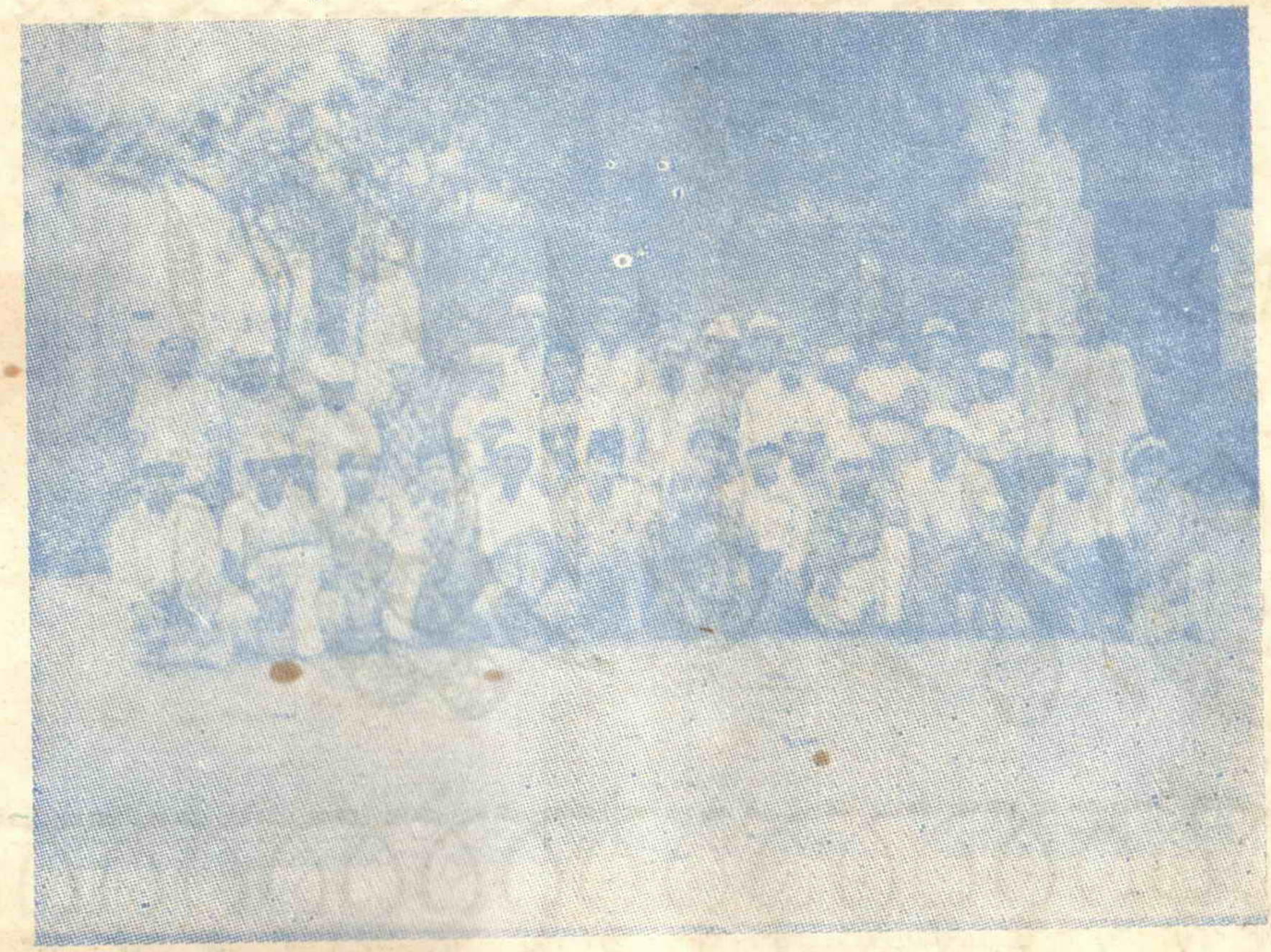

مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ عزیزآباد کراچی
اپنے قائد مکرم قریشی محمود احمد صاحب کے ساتھ

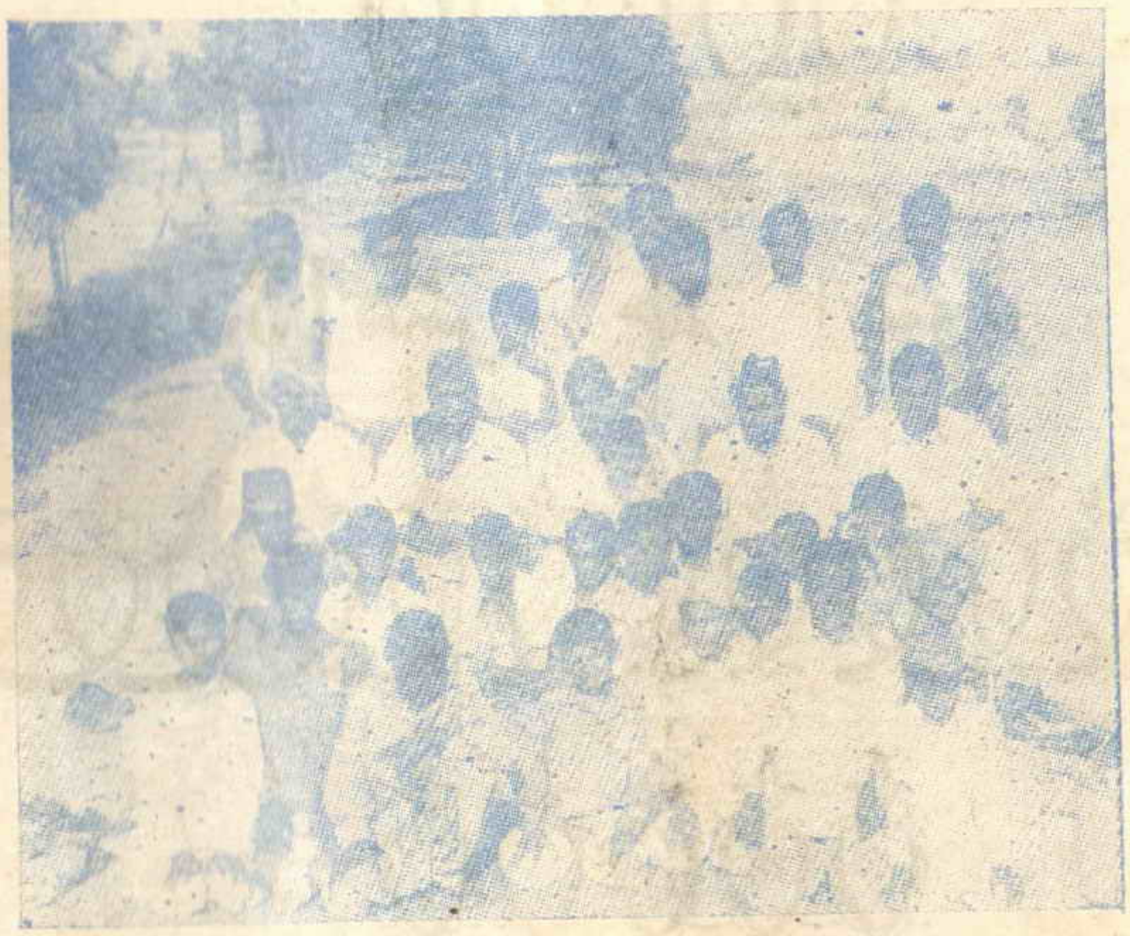

مجلس اطفال الاحمدیہ رحمان آباد
ضلع نواب شاہ کا مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء
کو تربیتی اجلاس ہوا۔ اجلاس میں
شریک اطفال مکرم قائد صاحب ضلع
نواب شاہ کے ہمراہ

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

اخاء ۱۳۵۵ هش

اکتوبر ۱۹۷۶ء

ایڈیشن: سترہواں تیرہواں

ربوہ

ماہنامہ

جلد ۱۹

شمارہ ۱۰

سالانہ خریدار

دس روپے

قیمت فی پرچہ

ایک روپیہ

خدام الاحمدیہ

مدیر

نصیر احمد قمر

عبدالسمیع خان

Digitized by khalafat Library Rabwah

ادارہ

اپنے پائیے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام اطفالِ احمدیت کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ شعبہ اطفال کی طرف سے تمام مجالس کے عہدیدارانِ اطفال کو سالانہ اجتماع کی تیاری اور اس میں شمولیت کے بارہ میں تفصیلی ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔ امید ہے تمام احمدی بچے اس بابرکت اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے اور زیادہ سے زیادہ بچے اس اجتماع میں شریک ہو کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی نصائح سنیں گے۔ ہمارا یہ اجتماع دنیا داروں کے میلوں کی طرح کا اجتماع نہیں بلکہ ہمارا اجتماع خالصتاً دینی اجتماع ہے اسلئے احمدی بچوں کو اس کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے اور اس اجتماع کے سلسلہ میں منتظمین نے جو ہدایات دی ہیں اُن کی پابندی کرنی چاہیئے۔ اس موقعہ پر چند باتوں کی طرف اپنے عزیز بچوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

عزیز بچو! جیسا کہ آپ کو بتایا گیا ہے کہ ہمارا یہ اجتماع ایک دینی اجتماع ہے اور آپ کثرت کے ساتھ اس اجتماع میں شامل ہوں گے تو اس سلسلہ میں چند ضروری آداب کو بھی ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیئے اور جب آپ اجتماع کے موقعہ پر مرکز میں آئیں تو انہیں مدنظر رکھیں:۔

● پہلی بات تو یہ ہے کہ جب آپ اجتماع کی جگہ پر آئیں تو آپ کو پنڈال میں جانے کے لئے کہا جائے تو بڑے وقار سکینت کے ساتھ جائیں دوڑ کر نہ جائیں۔

● دوسری بات یہ کہ اگر کسی پروگرام کے دوران آپ کو اپنی جگہ سے اُٹھ کر جانا پڑے تو دوسروں کے سروں سے پھلانگ کر نہ جائیں بلکہ مقررہ راستے سے گزریں اور اگر آپ دیر سے آئے ہیں تو پھر جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

● تیسری یہ کہ مجلس میں کوئی لغو حرکت نہ کریں۔ خاموشی سے تمام تقاریر سنیں اور اپنے پاس بیٹھنے والوں سے بھی باتیں نہ کریں۔ آپس میں کانا پھوسی کرنا بھی آدابِ مجلس کے خلاف ہے۔

مجلس میں ابامی لینا، ڈکارنا، انگلیاں چٹخانا اور انگڑائی لینا یہ تمام باتیں خلافِ ادب ہیں۔ اجلاس کے دوران آپ کی پوری توجہ تقریر کرنے والے کی طرف ہونی چاہیئے۔ ایک ضروری بات یہ ہے کہ اجتماع کے دوران جب آپ حضرت امیر المومنین اور اپنے بزرگوں کی تقاریر سنیں تو انہیں نوٹ کریں اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اُکْتُبُوا عَنِّیْ وَلَوْ کَانَ حَدِیْثًا۔ یعنی میری طرف سے جو بات سنو اُسے لکھ لیا کرو خواہ وہ چھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو۔

باتیں تو بہت سی ہیں مگر یہ چند باتیں ایسی تھیں جو بہت ضروری تھیں اسلئے احمدی بچوں کو ان باتوں کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ آپ کثرت سے دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو (باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قال اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝

(الجاثیہ : ۳۱)

ترجمہ:۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے پس انہیں اُن کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہی فوزِ مبین ہے۔

عزیز بچّو! ہمیشہ وہ لوگ جو صدق دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور ایمان کے تمام تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں وہ خدائے تعالیٰ کی رحمت کے وارث بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اِس دُنیا میں بھی اُن پر رحم کرتا ہے اور انہیں ہر قسم کی تکالیف اور مصائب سے بچاتا ہے اور اُخروی زندگی میں بھی اُنہیں ہر قسم کے عذاب سے نجات دیتے ہوئے اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے۔

پس ہمیں بھی چاہیئے کہ

ہم سچّے مومن بن جائیں اور نیک اعمال بجا لائیں تا خدا ہمیں بھی اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے (آمین)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (بخاری)

ترجمہ:- جس نے سبحان اللہ و بحمدہٖ ایک دن میں سو مرتبہ کہا اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح (بہت زیادہ) ہوں۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا :-

مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مِثْلَ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

ترجمہ:- اُس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا زندہ اور مُردہ کی سی ہے۔

اپنی باتیں ——— (بقیہ صـ۲)

بابرکت بنائے اور بخیر و خوبی تمام کام طے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو صحیح معنوں میں اجتماع کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ؛

تمام بچوں کو ادارۂ تشحیذ کی طرف سے عید مبارک

Digitized by khalafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

"——— قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو۔"

"——— قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کیلئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں، کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ سب رائیگاں گئیں۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

احمدی بچو!

کا مقام

احمدی بچو! کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ تمہارا مقام اور رتبہ کیا ہے؟ تم مسلمان بچے ہو۔ یعنی تم اسلام کو ماننے والے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو۔ اسلام دنیا کے سارے مذاہب میں سے زیادہ اچھا، عمدہ اور کامل ترین مذہب ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ اور افضل نبی تھے۔ سب سے اچھے مذہب کو ماننے اور سب سے کامل نبیؐ کی امت ہونے کی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ تمہارے کام اور اخلاق بھی دنیا کے سب بچوں سے زیادہ اچھے اور بہتر ہوں۔ پھر تم صرف مسلمان بچے ہی نہیں بلکہ احمدی مسلمان بچے ہو۔ احمدی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم دوسرے تمام مسلمان بچوں سے زیادہ اسلام کے سب حکموں کو ماننے اور ان پر عمل کرنے والے ہو۔ اس لحاظ سے تمہارا مقام اور رتبہ اور بھی زیادہ بلند اور نازک ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے بزرگ اور عالم گزرے ہیں۔ آپ ایک دفعہ بازار سے گزر رہے تھے جہاں بہت کیچڑ تھا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا ــــ

Digitized by khalafat Library Rabwah

بے احتیاطی کے ساتھ کیچڑ میں سے گزر رہا ہے۔ آپ نے اُسے فرمایا ——— بچے! دیکھو کیچڑ ہے ذرا احتیاط سے گزرو ایسا نہ ہو کہ تمہارا پاؤں پھسل جائے اور تم گر جاؤ۔ لڑکے نے جواب دیا۔ "حضرت! بہت اچھا۔ میں احتیاط سے چلوں گا لیکن آپ کو مجھ سے بھی زیادہ احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ اگر میں گرا تو میرا نقصان ہوگا لیکن اگر آپ گر گئے تو ساری اُمّت اور قوم کے گرنے کا خطرہ ہے"

لڑکے کے اس مختصر مگر برجستہ جواب میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جس انسان کا رتبہ اور مقام بلند ہو وہ اگر کوئی غلطی کر بیٹھے تو اُس کا نقصان بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ہم بھی ہر احمدی بچے سے کہتے ہیں کہ اے بچو! تمہارا مقام دنیا کے دیگر بچوں سے بلند ہے۔ اگر تم نے ——— خدانخواستہ کوئی بُرا کام کیا یا کوئی کمزوری دکھائی تو اُس کی وجہ سے صرف تمہیں ہی نقصان نہیں ہوگا۔ بلکہ اسلام بھی بدنام ہوگا۔ احمدیت بھی بدنام ہوگی اور لوگ کہیں گے کہ دیکھو اس نے ایک احمدی اور مسلمان بچہ ہو کر پھر یہ بُرا کام کیا۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نونہالو! اپنے اس بلند مقام کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ کوئی ایسا کام نہ کرو جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خلاف ہو۔ ہمیشہ ایسے اخلاق ظاہر کرو جن سے اسلام کی شان بلند ہو۔ احمدیت کی عزت بڑھے اور لوگ تمہاری تعریف کریں۔ ہر احمدی بچے کو یہ چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں یہ عہد کرے کہ:-

"میں آئندہ یہی سمجھوں گا کہ احمدیت کا ستون میں ہوں اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں سمجھوں گا کہ احمدیت گر رہی ہے"

(ماہنامہ ایمان)

—★—

Digitized by khalafat Library Rabwah

مناجات

جناب فضل الرحمٰن بسمل بھیروی

اے خدا اے مالکِ ہر دوسرا — میں کہ ہوں اِک بندۂ عاجز ترا
ہے تری شانِ کریمی پر نظر — میری لگڑی کو بنا دے تو مگر
ماسوا تیرے نہیں ملجا کوئی — دو جہاں میں ہے کہاں ماویٰ کوئی
پاسباں کوئی نہیں تیرے بغیر — جائیں کس کے پاس ہم تیرے بغیر
میرے ہو جائیں سبھی عصیاں معاف — دل ہو پاک از کذب سے بس پاک و صاف
میرے چھن جائیں غم و افسوس سب — اپنی رحمت مجھ پہ کر نازل تو اب
دے مجھے توفیقِ خدمتِ دین کی — پھر سے قائم ہو وہ عزّت دین کی
احمدیّت کا ہو چرچا ہر طرف — سب کے سب ہو جائیں پُر خالی حرف
بس مرا خواہوں کو ہی عزّت ملے — ہاں تری درگاہ میں شوکت ملے

بسملِ بے عمل پر تیری نظر
یا الٰہ العالمیں ہو خاص کر

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

إِنَّ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ كَذُكَاءٍ (یقیناً تمام صحابہؓ سورج کی مانند ہیں)

فاتح ایران

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(قسط ۲)

محمد نصیر احمد شمیم

آغازِ اسلام میں مسلمان مکہ کی گھاٹیوں میں چھپ کر نمازیں ادا کرتے تھے۔ اسی طرح ایک دفعہ صحابہؓ نماز میں مشغول تھے کہ چند کفار ادھر آنکلے، مسلمانوں کو گالیاں دینا شروع کردیں۔ ناپسندیدہ کلمات کہے اور پھر جرأت کرکے نہتے مسلمانوں پر حملہ کردیا۔ اس حملہ کے دوران میں حضرت سعدؓ نے مشرکینِ مکہ کے ایک آدمی کو ہلاک کرڈالا۔

"وَكَانَ أَوَّلُ دَمٍ أُهْرِيقَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ"
یہ پہلا خون تھا جو راہ حق میں
کسی مشرک کا بہایا گیا۔

چنانچہ اسی واقعہ کی بنا پر آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ :-

"أَوَّلُ مَنْ أَرَاقَ دَمًا فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَوَّلُ مَنْ رَمَى
بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ"

ابتدائے اسلام میں تمام مسلمان صحابہ کو سخت تکالیف اور مصائب و شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ شعب ابی طالب میں مسلمانوں کے محاصرہ کا واقعہ ہے۔ حضورؐ اپنے تمام صحابہؓ سمیت تین سال تک اس تنگ گھاٹی میں محصور رہے۔ مشرکین مکہ کی طرف سے مسلمانوں کا معاشرتی بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ کھانے پینے کو کچھ نہ دیا جاتا۔ صحابہؓ درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کرتے تھے بعض اوقات سوکھے چمڑے کو پانی میں بھگو کر اور پھر آگ پر جلا کر کھا لیتے۔ اسی دوران کا واقعہ ہے کہ ایک روز حضرت سعدؓ بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر رات کے وقت گھاٹی میں ٹہل رہے تھے کہ پاؤں کے نیچے کوئی نرم سی شے محسوس ہوئی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے اٹھایا اور نگل گیا اور مجھے آج تک پتہ نہیں چلا کہ وہ کیا چیز تھی؟

Digitized by khalafat Library Rabwah

جب مکہ سے مدینہ کو ہجرت ہوئی تو حضور نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ساتھ اور ایک روایت کے مطابق حضرت سعدؓ بن معاذ کے ساتھ اپنی مؤاخاۃ قائم کی۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ابتدا میں پہرے وغیرہ کا خاص انتظام نہ تھا۔ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش ظاہر کی کہ:-

"لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ
اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِيْ۔"
کہ کاش میرے صحابہؓ میں سے
کوئی نیک مرد آج رات میرا
پہرہ دے!

صحابہؓ جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما ہی رہے تھے کہ ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ سعدؓ ہیں جو پہرہ کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شامل رہے۔ جرأت و بہادری کی بے نظیر مثالیں قائم کیں اور صبر و استقامت کے شاندار نمونے دکھائے۔ کہتے ہیں کہ یوم بدر میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اس طرح جنگ کرتے تھے کہ اگرچہ پیادہ تھے مگر شہسواروں کی طرح کر رہے تھے۔ احد کے میدان میں بھی آپ نے ثابت قدمی دکھائی۔ آپ بہترین تیر انداز تھے۔ اسی موقعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے پیارے آقا (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ
اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پر اپنے ماں باپ کو قربان کیا۔ کہتے ہیں کہ اُحد کے روز آپ نے ایک ہزار تیر چلائے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:-

"اَلَا هَلْ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ
حَمَيْتُ صَحَابَتِيْ بِصُدُوْرِ نَبْلِيْ
اَذُوْدُ بِهَا عُدَاتَهُمْ وَبَادِيْ
بِكُلِّ حَزُوْنَةٍ وَلِكُلِّ سَهْلٍ
فَمَا يَعْتَدُّ رَامٍ مِنْ مَعَدٍّ
يُسَهِّمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَبْلِيْ"

"کہ جب بھی رسول اللہ پر مصیبت کا وقت آیا۔ میں نے اپنے تیروں کی نوک سے اپنے ساتھیوں کی حفاظت کی۔ میں ان تیروں کے ذریعہ سے ہر سخت اور نرم زمین سے آپ کے دشمنوں کو دور کرتا تھا اور مجھ سے پہلے عربوں میں سے کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیر انداز شمار نہیں ہوتا تھا۔"

فتح مکہ کے روز مہاجرین کے تین جھنڈوں

Digitized by khalafat Library Rabwah

میں سے ایک آپ کے پاس تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اِنّی لاوّل العرب رمی بسہم
فی سبیل اللّٰہ واللّٰہ ان کنّا
لنغزو مع رسول اللّٰہ مالنا
طعام الا ورق الحبلۃ وھذا
السمر حتّٰی ان احدنا لیضع
کما تضع الشاۃ" (ترمذی)

کہ ہم لوگ اس حالت میں رسول اللہؐ کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے کہ ہمارے لئے کچھ کھانے کو نہ ہوتا تھا سوائے انگور کے پتوں کے اور اس ببول کے درخت کے (اور ہماری غذا اتنی مختصر ہوتی تھی کہ) ہم میں سے ایک شخص پاخانہ کرتا تھا تو وہ بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتا تھا۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ مکّہ میں بیمار ہو گئے۔ آپ کو یہ خیال گزرا کہ میں کہیں یہیں فوت نہ ہو جاؤں کیونکہ میں نے مکّہ سے ہجرت کی تھی۔ اس موقعہ پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم آپ کی عیادت کے لئے آئے تو آپ نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا اور حضورؐ سے ہجرت کی قبولیت کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم میرے بعد زندہ رہو گے۔ اور نیک اعمال بجا لاؤ گے۔

"وَلَعَلَّکَ اَنْ تَخَلَّفَ حَتّٰی
یَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَیُضَرَّ
بِکَ آخَرُوْنَ" (ترمذی)

اور تم میرے بعد زندہ رہو گے کچھ قومیں تم سے نفع حاصل کریں گی اور کچھ اور قومیں نقصان اٹھائیں گی۔

چنانچہ فتح عراق کے موقع پر یہ پیشگوئی اپنی تمام تر شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔ جب یزدگرد اور اس کے ساتھی آپ کے ساتھیوں کے ہاتھوں لقمہ اجل بنے اور جب بہتیرے لوگ آپ کے ذریعہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے کسریٰ کے خزانے آپ کے ہاتھ لگے تو دنیوی لحاظ سے بھی ڈھیروں ڈھیر مال غنیمت مسلمانوں کو ملا

عراق کی مہم جاری تھی۔ ایرانیوں کی طرف سے رستم کو لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا گیا تھا جس کی بہادری اور مہارت جنگ کے افسانے ایران بھر میں مشہور تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے مقابلہ کے لئے خود جانے کا فیصلہ کیا۔ آپ نے ایک لشکر تیار کیا۔ طلحہؓ، زبیرؓ اور عبدالرحمانؓ بن عوف جیسے بہادروں کے ساتھ مدینہ سے چل دیئے۔ صرار کے مقام پر پہنچے تو کبار صحابہؓ نے امیر المومنینؓ کی لشکر کے ساتھ روانگی کی مخالفت کی اور امیر المومنین کو مدینہ میں رہ کر رہنمائی کرنے کے لئے مشورہ دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اس مخالفت میں پیش پیش تھے آخر حضرت عمرؓ نے تجویز مان لی (باقی ص ۲۵ پر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

بزمِ تشحیذ

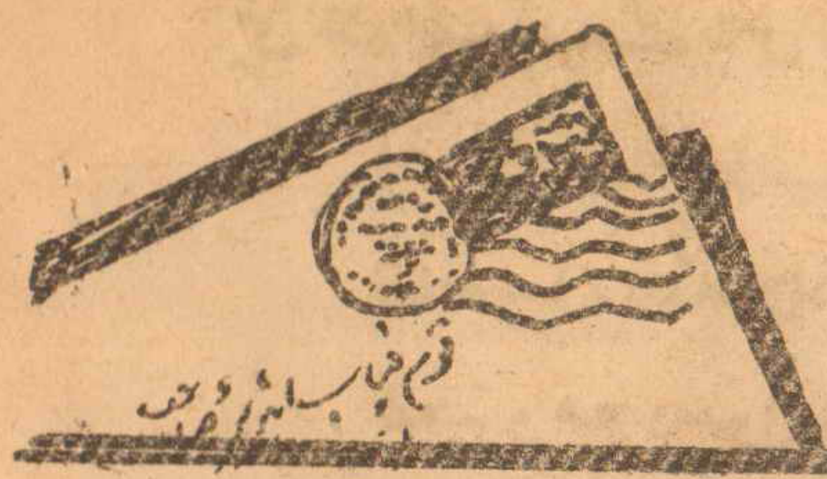

مکرمی و محترمی جناب ایڈیٹر صاحب!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے اگست کا تشحیذ ملا۔ مضامین، کہانیوں، لطائف اور خبرنامہ تشحیذ ان تمام کا انتخاب بہت اچھا تھا۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے۔

چند ایک تجاویز ذہن میں آئی ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تشحیذ کا ٹائیٹل جاذبِ نظر نہیں ہوتا کیا آپ قدرتی مناظر وغیرہ کی تصویر ٹائیٹل پر نہیں چھاپ سکتے؟

دوسری بات یہ ہے کہ رسالے میں جو کچھ کہانی، مضمون یا نظم وغیرہ ہوں۔ ان کی فہرست شروع میں ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ اگر آپ سوال و جواب کا کالم شروع کر دیں تو رسالے کو چار چاند لگ جائیں۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ کبھی کبھار بچوں سے کسی عنوان پر مضمون بھی لکھوایا کریں اور جو مضمون بہترین ہو اسے تشحیذ میں شائع کر دیا جائے۔ ٹائیٹل کے اندرونی صفحات خالی ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں ان کا بہترین مصرف یہ ہے کہ تشحیذی بچوں کی تصاویر ان صفحات پر شائع کر دی جائیں۔ اس سے ایک تو خالی صفحات پُر ہو جائیں گے۔ دوسرے تشحیذ بھی توجہ کا مرکز بن جائے گا۔

(عطاء الرحمٰن گھمن پورہ لائلپور)

مکرمی ایڈیٹر صاحب!

دو تین ماہ سے پرچہ میں خاص قسم کی کمی محسوس ہو رہی تھی جو انعامی معلوماتی مقابلے اور دینی و تاریخی مقابلے کی کمی تھی۔ میری ناچیز رائے میں کسی رسالے کی دلچسپی اور اس کے انتظار کی بڑی وجہ ایسے مقابلے ہوتے ہیں جو شاید آپ نے بند کر کے ہمارا انتظار اور بے چینی تقریباً ختم کر دی۔

ناصرات کے ایک صفحہ پر اگر سلائی کڑھائی کا کوئی سلسلہ شروع کیا جائے تو کیا کہنے؟ کیونکہ نئے نئے ٹانکے اور کڑھائی کی قسمیں سیکھنا اکثر ناصرات کا مشغلہ ہوگا۔ تشحیذ کے لئے بہت ہی دعائیں کہ خدا اسے بہتر سے بہتر بنائے آمین!

(قدسیہ نور قدسی۔ حجرہ شاہ مقیم)

مکرمی ایڈیٹر صاحب! تسلیمات!

تشحیذ الاذہان ہم بچوں کیلئے ایک بہترین اصلاحی پرچہ ہے۔ مگر اس میں ایک کمی مجھے شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ اگر آپ ہر ماہ کسی بزرگ ہستی کا انٹرویو شائع کریں۔ تو ہمارے لئے ان میں بہت دلچسپی کی بیشمار معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔ امید ہے کہ آپ یہ سلسلہ شروع فرمائیں گے۔

(حسن بخاری۔ ہشتم ای۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

خوبصورت پرندہ

جناب نصیر احمد خان

"راحت! پہاڑ پر وہ سفید پتھر دیکھ رہی ہو نا! ——— چلو وہاں تک دوڑ لگائیں! دیکھتے ہیں کون پہلے پہنچتا ہے؟" کاشی نے کہا

"نہیں پہلے تم اپنا وعدہ پورا کرو!" راحت نے کہا۔ "کہ تم مجھے نیلی آنکھوں والا اور رنگ برنگے پروں والا خوب صورت پرندہ لا کر دو گے۔ پھر میں تمہارے ساتھ دوڑ لگاؤں گی"

"اچھا! آج شام سے پہلے پہلے میں اپنا وعدہ پورا کروں گا انشاء اللہ! چلو اب دوڑ لگائیں! نہیں تو ابو آجائیں گے۔ تمہیں پتہ ہے وہ کتنا مارتے ہیں پہاڑ پر چڑھنے سے۔ ابھی پچھلے دنوں جب میں ٹوٹی کے ساتھ پہاڑ پر چڑھا تھا تو ابو نے دیکھ لیا۔ یہ دیکھو!" اس نے اپنی ٹانگ پر نشان دکھاتے ہوئے کہا۔ "اس دن میں گر پڑا تھا اور گھر آکر ابو نے بھی بہت پیٹا یہ ان کی چھڑی کا نشان ہے۔"

"اچھا چلو پھر جلدی کرتے ہیں۔ میں گنتی گنوں گی اور جب "تین" کہوں تو دوڑ پڑنا۔" راحت نے کہا۔

"ایک دو۔ تین"! اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں تیزی سے دوڑ پڑے۔ آہستہ آہستہ ان کی رفتار کم ہو رہی تھی۔ پہاڑی پر چڑھنا ان کے لئے کافی مشکل ہو رہا تھا مگر راحت کاشی سے آگے نکل گئی۔ کاشی بھی اس سے آگے نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے ایک پتھر پر پاؤں رکھنے کے لئے قریبی جھاڑی کو پکڑ لیا مگر وہ کرتے کرتے بچا کیونکہ راحت کی خوفناک چیخ سے جھاڑی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ وہ ہمت کر کے اوپر چڑھنے لگا۔ راحت پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر سے چھوٹے چھوٹے پتھر جمع کر کے ایک جگہ جمع کر رہی تھی۔ کاشی نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کس لئے جمع کر رہی ہو؟"

Digitized by khalafat Library Rabwah

اس نے جواب دینے کی بجائے ایک طرف اشارہ کر دیا۔ کاشی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ بالکل ویسا ہی پرندہ جس کا ابھی ابھی اُس نے راحت کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ نیلی آنکھوں اور رنگ برنگے پروں والا۔ ایک بڑی سی بلّی کے منہ میں دبا ہوا تھا۔ اس نے راحت کو آواز دی اور اس سے کہا کہ ہمیں اس پرندہ کی جان بچانی چاہیئے۔"

"ہاں کاشی!"

راحت نے بھی اس کی مرضی میں اپنی ہاں شامل کر دی اور جو پتھر جمع کئے تھے وہ بلّی کو مارنے شروع کر دیئے۔ کاشی کا ایک پتھر بلّی کے ماتھے پر لگا اور اس نے پرندہ چھوڑ دیا اور بھاگ گئی۔

وہ دونوں نیچے اترے اور پرندے کو اٹھا کر گھر لے آئے۔ اس کے گلے سے خون بہہ رہا تھا۔ گھر پہنچ کر امی کی مرہم پٹی کی اور آرام سے اسے زمین پر کپڑے بچھا کر بٹھا دیا اور دونوں اسے دیکھنے لگے۔ کاشی نے کہا۔

"دیکھو راحت! میرا وعدہ پورا ہو گیا۔"

"ہاں!" راحت نے جواب دیا۔ "اگر یہ بچ جائے۔"

"کیوں نہیں ہم ابھی نماز میں اس کی صحت کے لئے دعا کریں گے کہ اللہ میاں اسے زندہ رکھیں تاکہ تم اس سے کھیل سکو۔"

انھوں نے نماز پڑھی اور پرندے کے لئے دعا کی۔ اللہ میاں نے ان کی دعا قبول کی اور جب وہ واپس کمرے میں آئے۔ تو دیکھا کہ پرندہ اپنے سامنے پڑے باجرے کے دانے چگ رہا تھا۔

"راحت! اب اس کو کہیں چھپا دو ابّو کے آنے کا وقت ہو رہا ہے۔" کاشی نے کہا۔

"تو پھر کیا ہے ہم نے ایک اچھا کام کیا ہے۔ ابّو کچھ نہیں کہیں گے۔" راحت نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر میں ان کے ابّو آ گئے۔ راحت نے صاف صاف انھیں سارا کا بات بتا دی۔ انھوں نے دونوں کو شاباش دی اور اسی وقت ان کے ساتھ جا کر خوبصورت پرندے کو دیکھا۔ انھوں نے کہا۔ پرندہ تو واقعی بڑا خوب صورت ہے میں اس کے لئے تمہیں خوب صورت سنہری تاروں والا پنجرہ لا کر دوں گا۔

چار پانچ دنوں کے بعد جب ان کے ابّو گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک خوب صورت پنجرہ تھا

یہ پنجرہ وہ ملتان سے لائے تھے پنجرے کے اندر دو چھوٹی چھوٹی پیالیاں بنی ہوئی تھیں اور ایک جھولا بھی لگا ہوا تھا۔

اب پرندہ روبہ صحت تھا اور چل پھر سکتا تھا۔ اس کا زخم دن بدن ٹھیک ہو رہا تھا کاشی نے راحت سے کہا۔ کہ یہ کہیں اڑ نہ جائے

Digitized by khalafat Library Rabwah

اب اس کا زخم بھی ٹھیک ہو گیا ہے اس کو پنجرے میں بند کر دیتے ہیں۔"

راحت نے بھی اس کی بات مان لی اور دوڑ کر پنجرہ اٹھا لائی، پنجرہ کا دروازہ کھول کر پرندے کے آگے کیا تو اس نے اندر داخل ہونے کی بجائے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ کاشی نے ہاتھ سے پکڑ کر پرندے کو پنجرے کے اندر ڈالا اور دروازہ بند کر دیا۔ اس کی پیالیوں میں باجرہ اور پانی ڈال کر امرود کے درخت سے لٹکا دیا۔

صبح جب وہ اٹھے تو پرندہ ایک طرف دبکا بیٹھا تھا اس نے رات سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ نہ ہی صبح اس نے روز کی طرح پیاری پیاری بولیاں بولیں بس چپ چاپ اپنے پنجرے میں بیٹھا رہا

کاشی نے راحت کو آواز دی اور کہا۔

"دیکھو اس نے کچھ نہیں کھایا کہیں یہ مر نہ جائے اور کہیں اس کا زخم پھر تو خراب نہیں ہو گیا۔ جو یوں چپ چاپ بیٹھا ہے۔" وہ دونوں اسے غور سے دیکھنے لگے۔

کاشی نے کہا۔ "ٹھہرو اسے باہر نکال کر دیکھتے ہیں۔" اس نے پنجرے کا دروازہ کھولا اور پرندے کو باہر نکال کر ہری ہری گھاس پر چھوڑ دیا۔ مگر ان کے دیکھتے دیکھتے پرندہ اڑ کر امرود کے درخت پر جا بیٹھا۔ کاشی اور راحت دونوں اس کی طرف افسوس سے دیکھنے لگے۔ پرندے کی نیلی نیلی آنکھوں سے آنسوؤں کے دو قطرے گرے اور گھاس پر پھیلے ہوئے شبنم کے قطروں کے ساتھ مل گئے۔ پرندہ اب بھی اپنی خوب صورت آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ جیسے کہہ رہا ہو۔

"ٹھیک ہے تم نے میری جان بچا کر احسان کیا ہے مگر یہ کون سا انصاف ہے کہ بلی سے چھڑا کر اپنے پنجرے میں قید کر لیا۔ اس طرح تو زندہ رہنے سے میرا مر جانا بہتر تھا۔ آزادی بڑی نعمت ہے۔" اور ساتھ ہی پھر دور سے اونچی ٹہنی پر جا بیٹھا۔ اور خوبصورت بولیاں بولنے لگا۔ اس کی آواز اب اور بھی خوش گلو ہو گئی تھی۔ شاید اس میں آزادی کی خوشی بھی شامل تھی۔ آج واقعی وہ آزادی کے گیت گا رہا تھا۔ کاشی اور راحت نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا دونوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ انہوں نے پرندے کو خدا حافظ کہا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔ مگر اب بھی انہیں پرندے کے خوبصورت گیت کی صدا سنائی دے رہی تھی۔ وہ دونوں پھر باہر نکلے مگر پرندہ دور

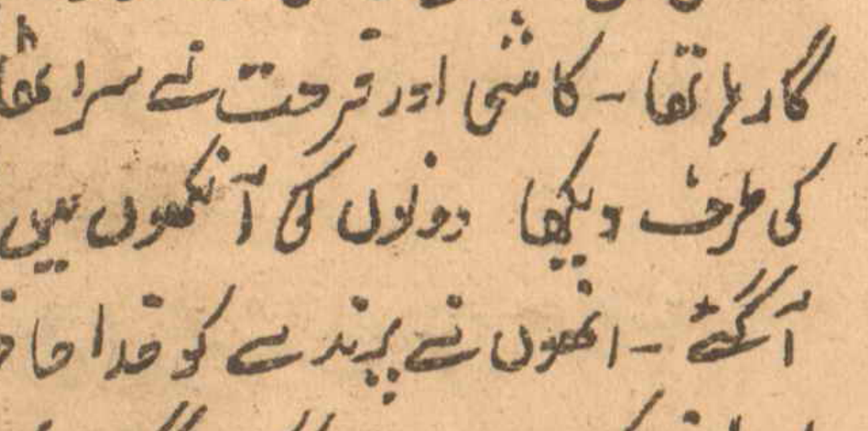

آسمان کی وسعتوں کی جانب پرواز کر رہا تھا۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ذہنی ورزش

سیرلوں کے نام تلاش کیجئے:۔

ذیل کے فقرات میں کہیں نہ کہیں کسی جنری کا نام پوشیدہ ہے۔ تلاش کریں:۔

(۱) سپیرے کی بین گندے نالے میں جا گری۔

(۲) ایک دو دن تک میں راولپنڈی چلا جاؤں گا۔

(۳) سیلاب کا ایک ریلا بھی بڑی بڑی چٹانوں کو خس و خاشاک کی طرح بہالے جاتا ہے

(۴) نیپال کا دارالمخلافہ کھٹمنڈو ہے۔

(۵) دوستو ریل میں بغیر ٹکٹ سفر کرنا جرم ہے۔

(حسن طاہر بخاری ——— (ربوہ)

ذرا تیلیئے تو!

(۱) ایسے ملک کا نام بتایئے جو دن کا ایک حصہ بھی ہے اگر اسے الٹ دیا جائے تو ایک دال کا نام بن جاتی ہے اور اگر اس کے آخری حرف کو ہٹا کر "ل" لگا دیں تو ایک اور اڑھنے والی چیز بن جاتی ہے

(۲) ایسے ملک کا نام بتایئے کہ اگر اس کے پہلے دو حرف کاٹ دیئے جائیں تو ایک کھلنے والی چیز بن جاتی ہے۔

(۳) ایسی چیز کا نام بتایئے جو ہر گھر میں ہوتی ہے لیکن اگر اس کے پہلے دو حرف کاٹ دیئے جائیں تو انگریزی کا ایک الفاظ بن جاتا ہے جس سے سب ڈرتے ہیں۔

(۴) وہ کون سا پھل ہے جس کا پہلا حرف کاٹ دینے سے "آگ" رہ جاتی ہے۔

(۵) وہ کون سی چیز ہے مسلمان، ہندو، عیسائی غرض سب کھاتے ہیں لیکن اگر اس کا سر کاٹ دیا جائے تو جو اس کو کھائے گا مر جائیگا۔

بوجھو تو جانیں!

(۱) پانی مجھے پلایا تو پیتے ہی مر گئی
زندہ رہی تو کام میرے کتنے کر گئی

(۲) ایک آئی گوروں کی فوج
خاک میں دیکھو ان کی موج
صورت ان کی جیسے انڈا
ہاتھ لگاؤ تو وہ ٹھنڈا

(عطاء الرحمٰن محمود۔ گھسیٹ پورہ)

(جوابات کسی اور صفحے پر دیکھیں!)

Digitized by khalafat Library Rabwah

عیدی

رمضان کے پورے روزے رکھنے والے بھی شاید اتنی بے تابی سے چاند کو آسمان کی وسعتوں میں نہ ڈھونڈتے ہوں گے جتنی بے تابی اور بے چینی سے پرویز، ننھی، چنو، گڈو اور پپو چاند کی ایک جھلک پانے کے لئے شام سے ہی چھت پر نظر آرہے تھے۔

چاند انتیس ۲۹ ہی کا ہو گیا۔ ڈھول تاشے بج رہے تھے۔ گولے چھوٹ رہے تھے۔ سائرن بج بج کر کل ہونے والی عید کی خوش خبری سنا رہے تھے۔

شیشے کی الماری میں چھپایا ہوا کریم بورڈ دیکھ کر پرویز مچل ہی تو اٹھا تھا۔ چکنی چمکتی ہوئی چھوٹی چھوٹی سی سفید اور کالی گریاں اور بیر بہوٹی کی طرح خوبصورت لال لال سی گولیاں آج بھی اسے یاد تھیں۔ امی کے ضد کرنے پر امی نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ عید قریب

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہے۔ اگر کیرم لینا ہے تو اپنی عیدی سے خرید لینا اور وہ بڑی بے تابی سے عید کا انتظار کرتا رہا تھا کہ عیدی کے پیسوں سے کیرم بورڈ خرید سکے۔

آج وہ دن آن پہنچا تھا۔ اسے دوگنی خوشی تھی۔ عید کی عیدی ملنے کی اور عیدی سے اپنی آرزو پوری کرنے کی۔

باہر سڑکوں اور گلیوں میں بڑی گہما گہمی تھی۔ نماز کے بعد لوگ ایک دوسرے سے عید ملنے آتے جاتے رہے۔ سارا دن ملنے ملانے اور طرح طرح کے پکوان کھانے کا سلسلہ چلتا رہا۔ احمد اعجاز، سہیل اور وقاص سب ہی پرویز سے گلے ملتے اور اسے عید کی مبارکباد دینے آئے۔ مگر علی کیوں نہیں آیا؟ وہ تو ان کا سب سے گہرا دوست تھا۔

پرویز نے سوچا۔ "پڑھنے میں لگا ہوگا آخر ایسا بھی کیا پڑھنا کہ ایسے مبارک موقع پر بھی دو چار منٹ نہ نکال سکے پچھلے سال کسر ہی کیا رہ گئی تھی؟ اگر چار نمبر علی کے اور آجاتے تو میری فرسٹ پوزیشن گئی تھی۔" علی اور پرویز کا ہر سال ہی تو مقابلہ رہتا تھا۔

وہ ان ہی خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ کہ اس کے چھوٹے بہن بھائیوں نے اسے آکر گھیر لیا۔ "بھیا! کیرم بورڈ نہیں لاؤ گے کیا؟ شام ہو گئی تم نے شام کو ہی لانے کو تو کہا تھا۔"

"ہاں ہاں! جاتا ہوں۔" وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔ اس نے سوچا۔ چلو علی سے بھی ملنا ہو جائے گا اور وہ اس کے نہ آنے کی وجہ بھی دریافت کر لے گا۔

اسے عیدی میں دس روپے ملے تھے۔

"لاؤ بھئی! اپنے اپنے پیسے نکالو۔ دس روپے میرے پاس ہیں۔ پچپن ۵۵ کا کیرم آرہا ہے۔" بچوں نے خوشی خوشی اپنی اپنی عیدی کے پیسے اس کے حوالے کر دیئے۔

چچا اور چچی کو سلام کرتے ہوئے پرویز تیزی سے علی کے کمرے میں جا دھمکا۔

"یہاں منہ چھپائے بیٹھے ہو! کیوں کیا پڑھتے پڑھتے تھک گئے"؟ پرویز طنزیہ انداز میں بولا۔

علی چپ رہا۔

"اب بولتے کیوں نہیں؟ کیا دوست کے لئے آج عید کے موقع پر دو منٹ بھی نہیں نکال سکتے تھے؟ یہی ہے تمہاری دوستی؟ یار آخر ایسا بھی کیا پڑھنا؟"

علی نے اداس نظروں سے اسے دیکھا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"بولو نا اب استاد! بتاؤ کوئی اچھا سا بہانہ! بہانے بنانے میں تو تم استاد ہو" علی کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔ وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔ "پرویز اب اور زیادہ شرمندہ نہ کرو!"

"آخر بتاؤ نا کیا بات ہوئی؟" اس کے آنسو دیکھ کر پرویز گھبرا گیا۔

"کوئی خاص بات نہیں!" علی آنسو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہ لیتے تھے۔

"بولو نا! کچھ تو کچھ بات تو ہے جس کی وجہ سے تم اس قدر دکھی ہو۔" پرویز ضد کرتے ہوئے بولا۔

علی مجبور ہو کر بولا۔ "پرویز! میں اس بار امتحان میں نہ بیٹھ سکوں گا۔ میرے پاس فیس کے پیسے نہیں ہیں۔ کل فیس دینے کی آخری تاریخ ہے۔ ابا جی کو تم جانتے ہی ہو بیمار رہتے ہیں۔ اس بار ان کو کل دس بارہ دن کی تنخواہ ملی تھی۔ ماموں کے پاس سے منی آرڈر آنے کی امید تھی۔ اب تک ان کے پاس سے بھی پیسے نہیں آئے ہیں۔ کوشش کے باوجود ابا جی کل دس روپے نہ دے پائے ہیں۔ اس لئے میں بہت پریشان ہوں۔ ساری کی کرائی محنت پر پانی پھر گیا۔ اسی وجہ سے میں تمہارے گھر بھی نہ آ سکا۔ بے کار اپنی پریشانی سے تم لوگوں کو بھی اداس کرتا۔" علی کے آنسو پھر بہہ نکلے۔

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی ——

"اداس علی —— علی کی محنت —— امتحان —— نتیجہ —— گرم بورڈ —— چمکتی ہوئی گولیاں —— خوبصورت بیر بہوٹی کی طرح لال لال کوٹیں —— پچیس روپے —— دس روپے —— قربانی —— امی —— انتظار کرتے ہوئے بہن بھائی ——" ان سوچوں سے پرویز کا سر چکرا گیا ——

پھر پرویز نے پندرہ روپے چٹائی پہ رکھ دیئے۔

"اف اتنی سی بات! نرے بدھو ہو تم تو علی! آخر اس میں اس قدر پریشان ہونے کی کیا بات تھی؟ مجھ سے ہی کہہ دیا ہوتا۔ دوست اگر دوست کے کام نہ آئے تو وہ دوستی ہی کیا؟ یہ رکھو روپے۔ دس روپے اپنے پاس سے ڈال کر کل فیس جمع کروا دینا میرے یار!"

"نہیں نہیں پرویز! نہ جانے یہ روپے تم کہیں کام سے لائے ہو گے۔ تمہاری امی نے کچھ منگایا ہو گا۔ تم انہیں اپنے پاس ہی رکھ لو!"

"کیسی باتیں کرتے ہو؟ یہ پیسے تو میرے ہیں آج مجھے عیدی میں ملے تھے۔ کام کے اگر ہیں تو کیا فیس جمع کرنا ضروری نہیں ہے؟"

"نہیں پرویز زیادہ مجبور نہ کرو!" علی بولا

Digitized by khalafat Library Rabwah

"آخر یہ جھگڑ کیسی؟" اس قدر غیریت کیوں برتتے ہو؟ رکھ لو انہیں اپنے پاس۔ کل فیس جمع کرا دینا۔" پرویز نے اپنے دانت نکالے۔

علی مسکرا اٹھا ——— دونوں دوست مسکرا اٹھے ———

بھیا کو خالی ہاتھ دیکھ کر بچے مچل اٹھے "کیرم کہاں ہے ———؟ کیرم کیوں نہیں لائے ———؟"

ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا ———

"کیوں پیسے کہیں کھو آئے کیا؟" پاس ہی سے امی کی گرجدار آواز نے پرویز کے رہے سہے ہوش اڑا دیئے

پرویز نے ڈرتے ڈرتے ساری بات امی کو کہہ سنائی۔ وہ ہر طرح امی کی ڈانٹ پھٹکار سننے کے لئے تیار تھا۔ کیا ہوا اگر امی اس کی شرارت کی ڈبڈی سے کر دیں۔ اس کی تھوڑی سی پٹائی ہی تو ہو جائے گی۔

پتہ نہیں کیوں امی کا غصے سے لال بھبھوکا چہرہ دیکھتے ہی دیکھتے ٹھیک ہوتا چلا گیا۔ ان کے چہرے پر خوشی کی چمک آ گئی۔ انہوں نے بڑھ کر پرویز کو گلے سے لگا لیا۔

"میرے بیٹے! ——— میرے لال! تو تو بڑا ہی اچھا ہے۔ بیٹے دوسری کی مدد کی پیسوں کا سب سے اچھا استعمال ہے۔ دوستی کا دوسرا نام ہی قربانی ہے۔"

بچے بڑی حیرت سے یہ سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ امی تیزی سے اندر گئیں ——— "لو بیٹے لو! یہ روپے ہیں جاؤ ابھی جا کر کیرم بورڈ لے آؤ۔ اپنی عیدی کے پیسے اپنے پاس ہی رکھو!"

امی کی یہ بات سن کر بچوں کے مرجھائے ہوئے چہرے ایک بار پھر خوشی سے کھل اٹھے

(کتاب "بچوں کا ادب")

"فاتح ایران" بقیہ صفحہ (۱۱)

مگر اب لشکر کا سردار مقرر کرنے کا مسئلہ تھا۔ حضرت عمرؓ کسی سپہ سالار کی تلاش میں تھے کہ نجد سے حضرت سعدؓ کا خط آیا۔ آپ اس وقت وہاں عامل مقرر تھے۔ حضرت عمرؓ نے سپہ سالار کے بارے میں صحابہؓ سے مشورہ مانگا۔ تو حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے کہا "آپ کو آدمی مل تو گیا ہے۔" پوچھا "کون؟" فرمایا۔ "کچھار کا شیر۔ سعد بن ابی وقاص!" دیگر صحابہؓ نے بھی اس کی تائید کی۔ چنانچہ آپ کو نجد سے بلوا لیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو لشکر کی کمان سونپ دی۔ ہمراہ سے اعوص تک لشکر کی مشایعت فرمائی۔ حضرت سعد کو قیمتی ہدایات و نصائح سے نوازا اور لشکر کو وہاں سے روانہ کیا۔ اس وقت لشکر کی تعداد چار ہزار تھی۔ راستہ میں دیگر قبائل کے افراد بھی اس میں شامل ہوتے گئے۔ حضرت عمرؓ بھی مدینہ سے لوگوں کو بھیجتے رہے۔۔۔ (باقی آئندہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مخلص دوست

مبشر احمد محمود۔ انجمن کوارٹرز، ربوہ

"ابّا جان! ابّا جان!! دیکھیں۔ یہ نیا پودا جو آپ نے کل باغ میں لگوایا تھا۔ قمر بھیا نے توڑ ڈالا ہے۔" نجمہ بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔

ابھی ابّا کچھ کہہ بھی نہ پائے تھے کہ قمر منہ لیے روتا اندر داخل ہوا اور معصومیت سے بولا۔ "ابّا جان! میں نے جان بوجھ کر تھوڑی توڑا ہے! بس پکڑ کر دیکھ رہا تھا کہ ٹوٹ گیا"

"نہیں ابّا! انھوں نے خود مروڑ کر توڑا ہے۔ اب جھوٹ بول رہے ہیں۔ بے شک آپ شمس بھیا سے پوچھ لیں!"

دونوں کو لڑتا دیکھ کر ابّا مسکرائے اور قمر کو جو اب رونے ہی والا تھا گلے سے لگا کر بولے۔ "بیٹا کوئی بات نہیں۔ اگر تم نے جان بوجھ کر نہیں توڑا۔ لیکن بیٹا آئندہ سے احتیاط کرنا۔ یہی پودے تو ہمارے سب سے اچھے دوست ہیں۔ کیا تم اتنے عزیز دوستوں سے پیار و محبت کے ساتھ پیش نہیں آؤ گے؟"

اتنا سننا تھا کہ قمر نے شہ پا کر سوالات کا دفتر کھول دیا۔

"ابّا یہ ہمارے دوست ہیں؟ ——— کیوں؟ کیسے ——— ؟ ہم درخت کیوں لگاتے ہیں؟ ہمیں ان کا کیا فائدہ ہے ——— ؟ ہم ان سے دوستوں کی طرح کیسے رہ سکتے ہیں ——— ؟"

"ارے بس بس بیٹا! تم تو ٹیپ ریکارڈر ہی بن گئے۔" ابّا ہنستے ہوئے بولے ———

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اچھا دیکھو اب تم جا کر کھیلو۔ مجھے ضروری کام ہے رات کو کھانے کے بعد ان مخلص دوستوں سے ملاقات کریں گے۔ اب جاؤ! شاباش!!"

رات کو کھانے کے بعد ابا قمر، شمس، اور نجمہ کو پاس بٹھا کر درختوں کے بارے میں بتانے لگے۔

شمس: "ابا جان! یہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کون تھے؟"

ابا جان: "بیٹے! یہ ایک بہت بڑے عالم و فاضل بزرگ گزرے ہیں ——— مگر تم نے اس وقت ان کے متعلق کیوں پوچھا؟"

شمس: "میں آج صبح ہی ایک کتاب دیکھ رہا تھا اس میں لکھا تھا کہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ——— ایک مشاہدہ کرنے والی آنکھ کے لئے درخت کے سبز پتے میں عجائبات کی دنیا چھپی ہوئی ہے"

ابا جان: "ہاں بیٹے! انھوں نے بالکل صحیح اور درست فرمایا ہے۔ واقعی ہم میں سے بہت کم لوگ درختوں کی اصل قدر و قیمت سے واقف ہیں۔ حالانکہ پودوں اور انسانی زندگی کا چولی دامن کا ساتھ ہے اگر یہ نہ ہوتے تو ہم بھی نہ ہوتے۔ بلکہ صرف ہم ہی نہیں اگر زمین پر سبزہ کا وجود نہ ہوتا تو یہاں چرند، پرند، درند کچھ نہ ہوتا۔ چاند کی طرح دنیا مُردہ اور غیر آباد ہوتی۔ اگر یہ سبزہ نہ ہوتا تو انسان کو کھانے کو بھی کچھ نہ ملتا۔ سب لوگ بھوکے مر جاتے۔"

نجمہ: "جی ابا حضور! ہم لوگ تو شاید کچھ دن جی لیتے مگر شمس بھیا کا بُرا حال ہو جاتا"

نجمہ نے پیٹو شمس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سب ہنس پڑے اور وہ بے چارہ دانت پیس کر رہ گیا۔

ابا جان: "ہاں تو بیٹا میں بتا رہا تھا کہ درختوں کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ یہ درخت خود زندہ ہیں اور دوسری چیزوں کو زندہ رکھتے ہیں اور صرف زندہ ہی نہیں رکھتے بلکہ بیسیوں اقسام کے سامان آرائش بھی مہیا کرتے ہیں۔ کھانے کے لئے اناج پھل اور ترکاریاں، پینے کے لئے طرح طرح کے مشروبات، پہننے کے لئے انواع و اقسام کے کپڑے۔ ان کو خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے کے لئے طرح طرح کے رنگ اور روغن، رہنے سہنے کے لئے اور تعمیرات کے لئے سینکڑوں قسم کا سامان۔ دکھ درد کو رفع کرنے کے لئے طرح طرح کی دوائیں۔ پودوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ غرض زندگی کا کوئی شعبہ نہیں جہاں پودوں کی کارگری کے اثرات نمایاں نہ ہوں۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

قمر: "ابا یہ کپڑا، ایندھن، دوائیں سب کچھ ہم کیسے حاصل کرتے ہیں۔ ذرا تفصیل سے بتائیں نا!"

نجمہ: "جی ہاں ابا حضور! ضرور بتائیں کہ یہ باقی پودے بھی توڑ ڈالیں۔"

ابا جان: "نہیں نہیں بھئی نجمہ اسے تنگ نہ کیا کرو۔ ہاں تو سب سے پہلے تو دیکھتے ہیں کہ یہ ہمیں زندہ رہنے اور سانس لینے میں کس طرح مدد دیتے ہیں۔ تم سب جانتے ہو کہ جب ہم سانس لیتے ہیں تو آکسیجن ہمارے جسم میں داخل ہوتی ہے جو بعد میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی شکل میں جسم سے خارج ہوتی ہے۔ اس طرح جتنی بھی آکسیجن فضا میں موجود ہے۔ اسے ہم آہستہ آہستہ استعمال کرتے جا رہے ہیں۔"

شمس: "تو اس طرح تو ایک دن یہ ساری آکسیجن ختم ہو جائے گی اور ہم مر جائیں گے۔"

(شمس نے بات کاٹتے ہوئے کہا)

ابا جان: "نہیں بیٹا یہی تو میں بتانے لگا ہوں کہ جو کاربن ڈائی آکسائیڈ ہمارے جسموں سے خارج ہوتی ہے اسے ہمارے چاروں طرف لگے ہوئے درخت جذب کر لیتے ہیں اور بعد میں دوبارہ آکسیجن کی شکل میں ہمارے استعمال کے لئے خارج کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہمیں ہماری ضرورت کے مطابق آکسیجن ملتی رہتی ہے۔ اب اگر یہ درخت نہ ہوں تو یقیناً زندگی مشکل ہو جائے۔"

نجمہ: "پھر تو واقعی یہ درخت بڑے کام کے ہیں!"

ابا جان: "ابھی آگے سنو۔ دوسرے نمبر پر ان کا فائدہ یہ ہے کہ ان سے ہم خوراک حاصل کرتے ہیں۔ غذا کا سب سے اہم حصہ پھل یا بیج ہے ان درختوں کے پھل، بیج۔ پتے حتیٰ کہ جڑیں تک ہماری خوراک کا کام دیتی ہیں۔ چقندر، گاجر، مولی، شلجم، تمام جڑیں ہیں جو ترکاری کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ پھر پودوں کے پتے

Digitized by khalafat Library Rabwah

سلاد کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، چائے کی پتی پینے کے کام آتی ہے۔ بہت سے پھل بھی غذا اور ادویہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں جیسے پھل گوبھی اور گلاب وغیرہ"

قمر: "ابا جان! اگر مجھے ان سب باتوں کا پہلے سے علم ہوتا تو میں اُس پودے کو کبھی نہ توڑتا۔" (قمر انتہائی معصومیت سے بولا۔

ابا جان: "ہاں بیٹے اب پتہ چلا نا! ابھی تو اور بہت کچھ میں تمہیں بتاؤں گا۔ پھر تمہیں پودوں سے سچ مچ پیار ہو جائے گا۔"

قمر: "تو ابا جان جلدی جلدی بتائیے نا!"

شمس: "جی ہاں ابا جان جلدی سے بتائیے پھر یہ دوبارہ پودے کو جا کر جوڑ دیں گے۔"

شمس نے ایسے عجیب انداز سے ہاتھ ہلا کر کہا کہ سب ہنس پڑے۔

ابا جان: "ہاں تو ——— غذا کے بعد کپڑا سب سے اہم ہے۔ روئی سے طرح طرح کا کپڑا اور مصنوعی ریشم حاصل ہوتا ہے۔ روئی کے علاوہ بہت سے اہم پودے ہیں جن سے موٹے کپڑے اور ٹاٹ حاصل ہوتے ہیں۔ کپاس کے بعد پٹ سن ہے۔ یہ ایک پودے کی چھال سے تیار ہوتا ہے اور اس سے کپڑا، ٹاٹ، کیفوس، دری اور اعلیٰ قسم کی رسیاں تیار ہوتی ہیں۔"

شمس: "اس سے تو پتہ چلتا ہے کہ پودے نہایت ہی کام کی چیز ہیں۔"

ابا جان: "ہاں بیٹا ابھی آگے تو سنو! درختوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان سے ایندھن حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو زندگی کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ دنیا میں تقریباً ہر قسم کا ایندھن لکڑی سے تیار ہوتا ہے جو پودوں سے ملتی ہے۔ لکڑی کے بعد لکڑی کا کوئلہ اور پتھر کا کوئلہ ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔"

قمر: "ابا جان یہ پتھر کا کوئلہ کیا ہوتا ہے؟"

ابا جان: "شاباش بیٹا۔ بہت اچھا سوال تم نے پوچھا ہے ——— یہ پتھر کا کوئلہ بھی دراصل ابتداء میں لکڑی ہی تھا۔ بہت قدیم زمانے میں جب جنگل وغیرہ تباہ و برباد ہو کر زمین میں دبتے گئے تو رفتہ رفتہ ان پر بہت زبردست دباؤ پڑنے لگا۔ اس دباؤ اور زمین کی حرارت کی وجہ سے ان میں کیمیائی تبدیلی پیدا ہو گئی اور وہ کوئلہ بن گئے۔ چونکہ بہت سخت تھے اس لئے انہیں پتھر کا کوئلہ کہا جانے لگا۔ غرضیکہ درخت خدا تعالیٰ کی ایسی نعمت ہیں جو ہماری زندگی کے ہر پہلو پر کسی نہ کسی طرح اثر انداز ہیں ان کے بغیر زندگی کا نظام ناممکن ہے۔ ان کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ تمام قسم کا

Digitized by khalafat Library Rabwah

کاغذ ان سے تیار کیا جاتا ہے۔ کاغذ کی تیاری کے لئے بانس سفیدہ اور اس قسم کے دوسری لکڑی کے ریشے استعمال ہوتے ہیں۔ روئی اور پٹ سن کے بیکار ریشوں سے بھی کاغذ تیار ہوتا ہے اور اب تو گھاس سے بنایا جانے لگا ہے"

شمس: "امن کا مطلب ہے ابا جان کہ ہماری تعلیم اور ہمارے سکول و کالج اور دوسرے تعلیمی ادارے بھی اسی وقت تک قائم رہ سکتے ہیں جب تک درختوں کا وجود اس دنیا میں ہے۔"

ابا جان: "بالکل بیٹا! آپ کی کاپیاں، کتابیں، رجسٹر، گتے، فائلیں وغیرہ سبھی کاغذ سے تیار ہوتی ہیں اور کاغذ پودوں سے"

مجم: "یہ تو پودوں کا ہم سب پر بہت بڑا احسان ہے کہ یہ ہمیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے میں مدد گار ہیں۔"

ابا جان: "ہاں بیٹا! اب اس سے بھی بڑا فائدہ سنو وہ یہ کہ پودوں سے ہزاروں قسم کی ادویہ حاصل ہوتی ہیں۔ طب یونانی کا دارومدار ہی جڑی بوٹیوں پر ہے۔ جن علاقوں میں طب یونانی کا رواج نہیں وہاں بھی دور افتادہ علاقوں میں جڑی بوٹیوں سے بیماروں کا علاج ہوتا ہے جدید طب میں بہت سی دوائیں پودوں کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔ افیون، کوکین، کچلہ، نکوٹین وغیرہ عام مثالیں ہیں۔ دواؤں کے علاوہ چند نہایت قیمتی مرکبات مثلاً زیتون کا تیل، تارپین کا تیل، نیلکیات، وغیرہ بھی اسی سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض پودے اپنی موجودگی میں بیماریوں کی نشوونما نہیں ہونے دیتے، مثلاً موجودہ زمانہ میں داؤدی قسم کے ایک پودے سے ملیریا کی روک تھام ہوتی ہے۔ یہ خوب صورت پودا بلند مقامات پر ہوتا ہے اس کی کاشت سے مچھر بھاگ جاتے ہیں اس کے علاوہ اس سے مچھر کش دوا بھی تیار کی جاتی ہے۔ اسی طرح سورج مکھی بھی ملیریا کی روک تھام میں کام آتا ہے"

شمس: "ابا جان! یہ دیکھئے نجمہ باجی اونگھ رہی ہیں۔"

ابا جان: "ہاں بیٹا رات کافی ہو گئی ہے۔ صرف ایک بات اور بتا کر ختم کرتے ہیں اور وہ یہ کہ درختوں سے موسم ٹھیک رہتا ہے اور یہ ان کا بہت بڑا فائدہ ہے جتنے زیادہ درخت ہوں گے اتنی زیادہ بارش ہو گی جس سے خشک سالی سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ درخت زمین سے پانی خارج کر کے بخارات کی شکل میں فضا

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہیں چھوڑتا ہے۔ گو یہ نظر نہیں آتے لیکن
ان کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ درختوں
کی اوپر کی ہوا اس رطوبت کی وجہ سے
ٹھنڈی ہو جاتی ہے اس مرطوب ہوا کی وجہ
سے بادل جب اوپر سے گزرتے ہیں تو
ٹھنڈے ہو کر بارش برساتے ہیں۔ اور
بارش کے بعد بھی کافی دیر تک درختوں کے
پتوں سے بارش کے قطرے گرتے رہتے ہیں
جس سے زمین کافی دیر تک نم رہتی ہے۔
اس کے علاوہ بھی درختوں کے بہت سے
فوائد ہیں مگر چند اہم فوائد میں نے تمہیں
بتائے ہیں ——— تمر بیٹا اب تو تم
پودے نہیں توڑو گے نا؟"

تمر:۔ "نہیں ابا جان! اب تو مجھے ان مخلص
دوستوں سے بہت پیار ہو گیا ہے اب میں
ہمیشہ پودوں کی نگرانی کیا کروں گا۔ اور
انہیں عزیز دوستوں کی طرح رکھوں گا۔"

ابا جان:۔ "شاباش بیٹا! جتنا ہم درختوں سے پیار
کریں گے۔ اتنا زیادہ ان سے فائدہ
حاصل کر سکیں گے۔ اچھا اب جا کر سو
جائیں۔ رات کافی ہو گئی ہے۔ اب
خدا حافظ!"

——— (سب بیک زبان) "شب بخیر ابا جان!"

آکاس بیل

یہ ایک ایسا پودا ہے جس کی جڑ نہیں ہوتی بلکہ خوراک اسی درخت سے حاصل کرتا ہے جس پر یہ پھیلا ہوتا ہے۔ یہ سوتیوں کی طرح پیلے رنگ کے گچھوں کی صورت میں ہوتا ہے اسے آپ بن بلایا مہمان بھی کہہ سکتے ہیں۔ جس درخت پر بھی پہنچ جائے اسے آہستہ آہستہ کھانا شروع کر دیتا ہے اور خود نہایت تیزی سے پھلتا ہے۔ گرمیوں کے دن میں جو بارش گرمی ہوتی ہے اس پر خوب پلتا ہے۔ موسم خزاں میں خود بخود ختم ہو کر پھر نکل آتا ہے۔

(الفضل بلجوہ۔ سرگودھا)

—★—

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے
معروف ادارہ
پاک لمبر
۲۵ نیو ممبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
کو یاد رکھیں!
فون: ۶۲۶۱۸

Digitized by khalafat Library Rabwah

نشانہ

ادھر

عدل و انصاف

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ عدل کے معنی انصاف کے ہیں اور انصاف کے معنی برابری کے ہیں یعنی کوئی چیز کو دو ایسے حصوں میں تقسیم کر دینا کہ کسی میں کمی بیشی نہ ہو برائی کا برابر کا بدلہ دینا

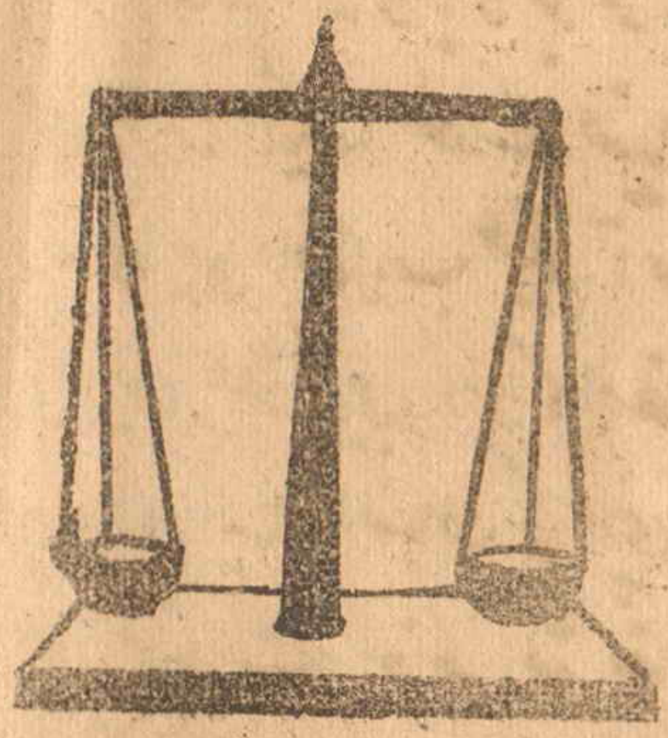

عدل ہوگا۔ لیکن اس سے زیادہ بدلہ ظلم ہوگا۔ اسی طرح نیکی کا بالکل برابر کا بدلہ دینا عدل و انصاف ہوگا لیکن اس سے زائد سلوک کرنا احسان کہلائے گا۔ دنیوی معاملات میں عام طور پر لوگ جب بھی گواہی یا شہادت کے لئے آگے بڑھتے ہیں تو رشتہ داری یا دوستی کا پاس کرتے ہوئے عدل و انصاف کی پرواہ نہیں کرتے ان کے خیال میں عدل و انصاف یہی ہوتا ہے کہ رشتہ دار یا دوست کو بچا لیا جائے۔ خواہ جھوٹ ہی بولنا پڑے۔

اسی طرح جب کوئی کسی سے دشمنی رکھتا ہو تو وہ اس میں عدل و انصاف کی بجائے غلط بیانی سے کام لے گا لیکن قرآن مجید دونوں حالتوں میں غیر جانب داری اور عدل سے معاملہ حل کرنے کا حکم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مومنوں کا شیوہ نہیں۔ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ کسی بھی حالت میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں انہیں ہمیشہ انصاف کرنا چاہیئے کیونکہ عدل تقویٰ کے قریب تر ہے حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں عدل و انصاف کا حکم زندگی کی ہر شے پر محیط ہے اسلامی عدل کی لگامیں قوم ۔ قبیلہ ـــــ آقا و غلام ـــــ مرد و عورت

Digitized by khalafat Library Rabwah

اور ـــــ امیر و غریب میں کوئی تمیز نہیں۔

ناصرہ خاطمہ ملک ۔ (راولپنڈی)

● پابندیٔ وقت

وقت ایک بہترین ساتھی ہے۔ وقت کی قدر کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے ہمیشہ وہی قومیں ترقی کے عروج کو چھوتی ہیں جو وقت کی دوڑ کے ساتھ دوڑ لگاتی ہیں۔ وقت کی قدر نہ کرنے والا کبھی ترقی کی منازل طے نہیں کرسکتا۔ ایسا انسان فقط بیکاری کی لعنت ہی حاصل کرتا ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے:

"TIME AND TIDES WANTS FOR NON"

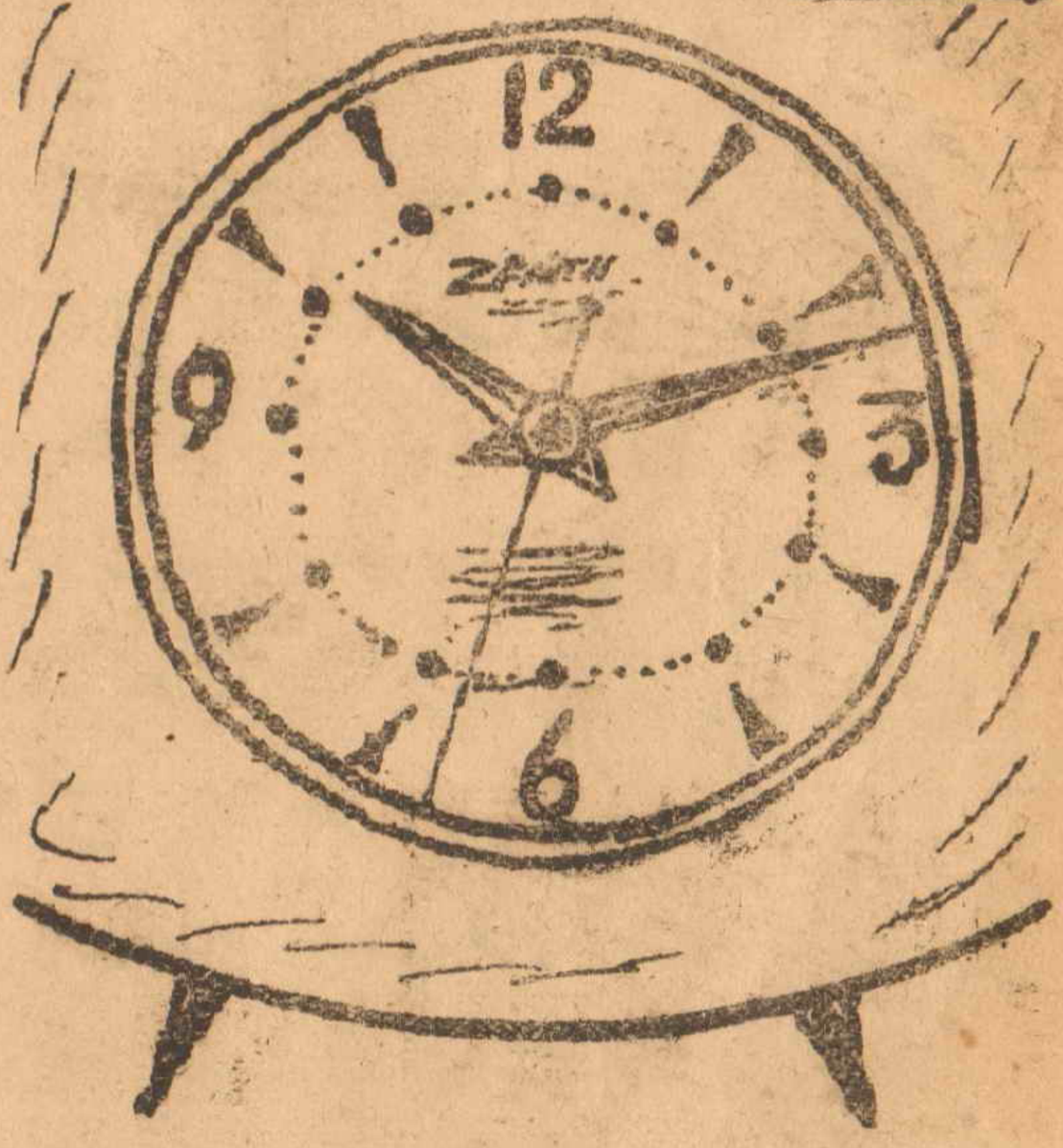

"یعنی وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا"

یہ محض انسان کا کام ہے کہ وہ وقت کو مضبوطی سے پکڑے اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے کائنات کی ہر شے وقت کی پابندی سے اپنا کام کئے جارہی ہے۔ جب ہم افلاک فلکی سکون دیکھتے ہیں تو وہ ہمیں وقت کی پابندی کا درس دے رہے ہوتے ہیں۔ دن اور رات باری باری آتے جاتے ہیں۔ سورج اور چاند آگے پیچھے دوڑ رہے ہیں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو نہیں پکڑ سکتا اگر ان کا ایک سیکنڈ کا بھی وقفہ ہو جائے تو سارا نظام عالم تہ و بالا ہو کر رہ جائے بالکل اسی طرح ایک لمحہ کے ضیاع سے انسانی زندگی میں انقلاب عظیم آجاتا ہے پھر زندگی میں ٹھوکریں اس کا مقدر بن جاتی ہیں اور ایسا انسان کی اپنی غفلت کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى"

آج یورپی اقوام نے جو حیرت انگیز ترقی کی ہے وہ صرف اور صرف وقت کی پابندی کے نتیجہ میں انہیں حاصل ہوئی ہے

ایک مشہور زمانہ فلاسفر سائنسدان سے

Digitized by khalafat Library Rabwah

"کانٹ" وقت کا انتہائی پابند تھا۔ اس نے اپنے روزانہ کاروبار کے لئے ایک وقت نامہ بنایا ہوا تھا اور اس کے مطابق اپنے کام کو جایا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ جب وہ بازار یا گلی سے گزرتا تو لوگ اپنی گھڑیاں درست کر لیا کرتے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ ان کی گھڑیاں سست یا تیز ہو سکتی ہیں لیکن کانٹ" بے وقت نہیں گزر سکتا۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل پیرو، فرزند جلیل اور اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ:-

"اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ"

تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

پس مسیح محمدی کے متبعین کی حیثیت سے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے اوقات ضائع نہ کریں اور اپنے مقصد کے حصول کی خاطر دن رات کوشاں رہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو وقت کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(طاہر احمد ظفر۔ شورکوٹ)

دوستی

امجد اور افضل دو گہرے دوست تھے دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے ایک ہی جماعت میں پڑھتے تھے۔ اکٹھے سکول جاتے اور اکٹھے ہی واپس آتے تھے دونوں ایک ہی محلّہ میں رہتے تھے۔

اکثر امجد، افضل سے اس کی کاپیاں نقل کرنے کے بہانے لے جاتا تھا۔ افضل بھی امجد کو خود گھر کا کام کرنے پر مجبور نہ کرتا تھا کیونکہ امجد امتحان میں اس سے اچھے نمبر لے جاتا تھا۔

پر پاس ہو جاتا تھا۔ افضل بہت حیران ہوتا کہ امجد خود گھر کا کام نہیں کرتا اور میری کاپیاں نقل کرتا ہے مگر پھر بھی وہ اس سے زیادہ نمبر لے جاتا ہے۔ دراصل بات یہ تھی کہ امجد بہت چالاک تھا۔ وہ گھر کا کام خود ہی کرتا تھا لیکن یہ کاپیاں افضل سے چھپا کر رکھتا تھا

Digitized by khalafat Library Rabwah

اور اس کے علاوہ وہ افضل کی کاپیاں بھی پڑھ لیتا تھا اس طرح امجد افضل سے ہمیشہ اچھے نمبر لے لیتا تھا۔

ایک دن افضل کسی وجہ سے سکول نہ جا سکا چنانچہ شام کو افضل امجد کے گھر گیا تاکہ وہ معاشرتی علوم کی کاپی لے آئے اور ماسٹر صاحب نے گھر کے کام کے لئے جو نوٹ لکھوائے تھے وہ اپنی کاپی میں نقل کرے کیونکہ افضل کو ماسٹر صاحب کی پٹائی کا ڈر تھا۔ افضل امجد کے گھر پہنچا اور اس سے مطلوبہ کاپی مانگی۔

امجد افضل کو اپنی کاپی گھر پہ دینا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ کہیں وہ اس کی کاپی پڑھنے کے بعد زیادہ نمبر نہ لے جائے لیکن صاف جواب بھی نہ دے سکتا تھا۔ چونکہ ناراضگی کا ڈر تھا۔ اس لئے امجد نے افضل کو یوں جواب دیا:۔

"میں نے یہ اصول بنا رکھا ہے کہ کسی بھی حالت میں کوئی کتاب یا کاپی کسی کو نہ دوں اس لئے مجبور ہوں۔ ہاں تم میرے کمرے میں بیٹھ کر نقل کر لو۔ میرے کمرے میں آپ جو چاہیں نقل کر لیں۔ مگر کوئی آپ کے کام میں مداخلت نہیں کرے گا۔ گھر کے لئے کاپی نہ دینے پر میں معذرت خواہ ہوں اور امید ہے آپ میری صاف گوئی پر ناراض نہ ہوں گے۔"

اس پر افضل اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

اسے غصہ تو بہت آیا مگر وہ پی گیا اور اپنے دل میں ٹھان لی کہ امجد سے دوستی تو نہیں توڑے گا مگر نصیحت ضرور دلائے گا۔

ایک روز امجد کو اپنے گھر کے لان میں گھاس کاٹنا تھی اور اس کی گھاس کاٹنے کی مشین (GRASS CUTTER) خراب تھی امجد نے ادھر ادھر سے مشین مانگی مگر کہیں نہ ملی تو افضل کے گھر گیا۔ آج افضل کے پاس امجد کو سبق سکھانے کا ایک سنہری موقع تھا۔ افضل امجد کو صاف جواب تو نہیں دینا چاہتا تھا مگر سبق دینے کی خاطر اس نے جواب دیا۔

"میرے دوست امجد! میں نے اپنا اصول بنا رکھا ہے کہ گھاس کاٹنے کی مشین کسی بھی حالت میں کسی شخص کو کبھی نہیں دوں گا۔ اس لئے میں ——— مجبور ہوں ——— ہاں میرے باغیچہ میں آپ جب چاہیں۔ نہایت شوق سے تشریف لائیں اور جب تک چاہیں گھاس کاٹتے رہیں۔ میرے باغیچہ میں رہ کر آپ بڑے شوق سے مشین استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر کوئی آپ کے کام میں مداخلت نہیں کرے گا۔ اس لئے گھر کے لئے مشین نہ دینے پر میں معذرت خواہ

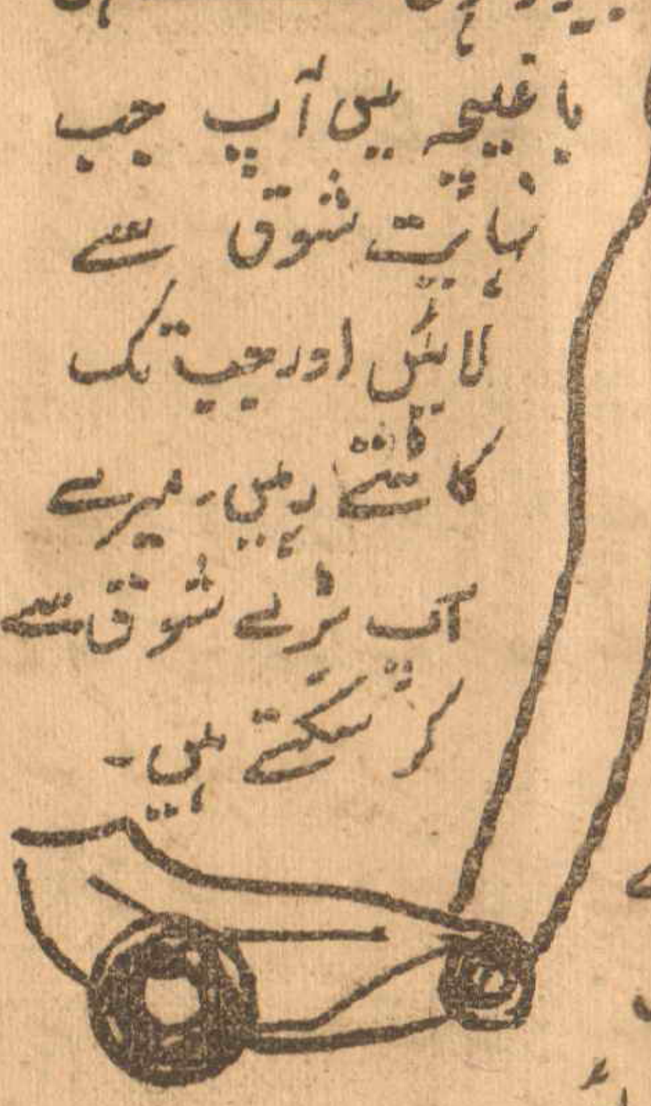

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہوں امید ہے کہ آپ میری صاف گوئی پہ ناراض نہ ہوں گے۔"

افضل کے اس جواب سے امجد کو اپنا وہ انکار یاد آ گیا۔ وہ بہت شرمندہ ہوا اور افضل کے قدموں پہ گر پڑا اور اپنے رویہ کی معافی مانگنے لگا۔ افضل نے اسے معاف کر دیا اور مشین اسے دے دی۔

دیکھا بچو! دوستی ہو تو ایسی ہو کہ دوستی بھی نہ ٹوٹے اور دوست کو اس کی بُری عادات سے باخبر بھی رکھا جائے اور اس کی اصلاح کی ہر ممکن طریق سے کوشش کی جائے۔

(محمد اکرم خالد۔ ربوہ)

رعایا کا محسن

سلطان محمود غزنوی کے دربار میں ایک فریادی بڑھیا کو اس کے روبرو پیش کیا گیا۔ سلطان نے دریافت کیا۔ "بڑی بی کیا بات ہے؟"

بڑھیا نے روتے ہوئے اپنے اوپر ظلم کی داستان سنانی شروع کی کہ کس طرح وہ اپنے جوان بیٹے کے ہمراہ کرمان کی ایک سرائے میں ٹھہری ہوئی تھی۔ وہاں قریب کی پہاڑیوں میں کوچ نامی چند قبائل آباد ہیں۔ یہ بلا کے خونخوار ظالم اور لٹیرے ہیں۔ رات کے وقت ان لٹیروں نے حملہ کر کے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا اور تمام سامان لوٹ کر روپوش ہو گئے۔ اتنا کہہ کر بڑھیا زار و قطار رونے لگی۔ سلطان نے کہا۔ "ہمیں اس بات کا بڑا افسوس ہے لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

بڑھیا نے غصہ سے کہا۔ "واہ جناب کیا جواب دیا ہے! ریاست کی حدود میں حاکم کا بے زبت و یار ہو جانا بڑی عجیب بات ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

سبکتگین کے بیٹے! اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے
تو پھر مجھ ضعیف و ناتوان بڈھیا اور تجھ جیسے
قوی ہیکل صاحبِ لشکر سلطان میں کیا فرق رہ گیا ہے
تجھے وہ علاقے فتح ہی نہیں کرنے چاہئیں تھے
جن کا انتظام تیرے بس میں نہ ہو۔"

یہ سن کر سلطان محمود بڑا متاثر ہوا۔ وزیر کو حکم دیا کہ بڑھیا کا نقصان شاہی خزانے سے پورا کیا جائے اور جب تک ان خونخوار لٹیروں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک بڑھیا یہیں رہے گی۔!

چند لشکر سے بڑھیا کے آنسو نکل پڑے سلطان نے فوراً اپنے ایک بہادر سردار فروغی نامی کو طلب کیا اور حکم دیا کہ دو دن کے اندر کرمان روانہ ہو جاؤ اور وہاں کے کوچہ نبائل میں رہ کر کسی طرح معلومات حاصل کرو کہ ہم ان کا کس طرح خاتمہ کر سکتے ہیں۔ سردار فروغی فوراً ایک تاجر کے بھیس میں کرمان روانہ ہو گیا۔ وہاں اُسے لٹیروں نے پکڑ لیا اور گرفتار کر کے اپنے سردار کے سامنے پیش کیا۔ سردار نے اسے قتل کرنے کی بجائے اپنے ساتھ رکھ لیا اور کچھ ہی عرصہ میں اسے سردار کا اعتماد حاصل ہو گیا اور وہ لٹیروں میں شامل ہو کر لوٹ مار کرنے لگا۔ ایک دن سردار نے خوشخبری سنائی کہ ایک بہت بڑا قافلہ ادھر سے گزر رہا ہے۔ قافلہ قیمتی سامان کے علاوہ پھلوں سے بھی لدا ہوا ہے۔ تمام لوگ تیار ہیں۔ اس کے ہمراہ صرف گنتی کے آدمی ہیں۔

قافلہ کے نزدیک آتے ہی لٹیروں نے اس پر حملہ کر دیا اور لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا۔ موقع پا کر سردار فروغی وہاں سے فرار ہو گیا۔ ابھی کوئی تیس میل دور گیا ہو گا کہ چند سواروں نے اچانک اُسے گھیر لیا اور پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے ایک دوسرے سے نظر ملتے ہی وہ بے ساختہ ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ یہ سلطان محمود غزنوی کی فوج کا سردار تھا۔ اس نے فروغی کو بتایا کہ کس طرح سلطان نے اس سے ناامید ہو کر ہمیں لٹیروں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔

فروغی نے کہا۔ "تم یہاں آرام سے بیٹھے ہو وہاں قافلہ لُٹ رہا ہے۔" سردار نے اطمینان جواب دیا۔ "قافلے کو لٹنے دو۔ ہمارا کام کل سے شروع ہو گا۔"

"لیکن کل تک تو لٹیرے پہاڑیوں میں روپوش ہو جائیں گے۔" فروغی نے حیرانی سے کہا۔

"سردار نے مسکرا کر جواب دیا۔" نہیں ایسا نہیں ہو گا۔"

فروغی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

دوسرے دن علی الصبح فروغی، سردار فوج کے ہمراہ وہاں پہنچ گئے۔ جہاں قافلہ لوٹا گیا تھا۔ وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ قریب کی پہاڑیوں کے درمیان قبیلے کے مرد و زن اور بچے بھی مردہ پڑے ہوئے تھے

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہر طرف قبائل کے لٹیروں کی لاشیں تھیں۔ عجیب بات یہ تھی کہ تمام لاشیں بے داغ تھیں۔ کسی قسم کے زخم کا نشان تک نہ تھا۔

فروغی نے حیران ہو کر پوچھا۔ سردار یہ سب کیسے مر گئے۔ سردار نے جواب دیا۔ سلطان کی اقبال بلندی اور تدبیر سے۔ سردار فروغی نے کہا "مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ آخر بات کیا ہے۔

اس پر سردار نے بتایا کہ سلطان محمود نے تم سے ناامید ہو کر مجھے تھوڑی سی فوج کے ہمراہ بھیجا۔ ہمارے آگے آگے قافلہ کی شکل میں کچھ فوج بھیجی اور حکم دیا کہ راستہ میں اصفہان سے سیب اور دوسرے پھل خرید کر اور ان میں سوئیوں سے چھید کر زہر ہوشیاری سے داخل کر دیا جائے۔ کیونکہ سلطان کو یقین تھا کہ یہ لوگ قافلہ لوٹتے ہی پھلوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اور اپنی موت خود مر جائیں گے۔ اور اسی لئے سلطان نے سپاہیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ لڑنے سے قطعی پرہیز کریں۔ سو سلطان کی بات صد فی صد پوری ہوئی اور سلطان کی عقلمندی سے بغیر لڑائی کے لٹیروں کا خاتمہ ہو گیا۔

(عبدالرشید نعاور ترگڑی)

بقیہ صفحہ ۳۶ سے

کر گیا۔ میخانۂ احمد کا ایک اور پرانا بادہ کش اٹھ گیا۔ آؤ احمدی بچو! ہم حاجی صاحب کے سو سالہ یوم پیدائش پر انکے نقش قدم پر چلنے کا عہد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسیح محمدی کے اصحاب کے اسوہ پر عمل کی توفیق عطاء کرے۔ (آمین)

بچوں کی کتب

(۱) کامیابی کی راہیں - چاروں حصے۔ قیمت -/۵ روپے

ستارۂ اطفال	ہلال	قمر	بدر
-/۵۰	۱/-	۱/۵۰	۲/-

(۲) یاد رکھنے کی باتیں - قیمت ۵۰ پیسے

(۳) دینی معلومات - " ڈیڑھ روپیہ

(۴) شمائل احمد " " "

آپ کو اچھا یہ کتب نیز سلسلہ کی دوسری کتابیں سالانہ اجتماع پر شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سٹال سے مل سکتی ہیں۔

(منیجر شعبہ اشاعت)

مطب

اپنی حکیمی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے دوپہر تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ — فون ۲۸۴۴

Digitized by khalafat Library Rabwah

(طاہر احمد۔ کراچی)

خبرنامہ تشحیذ

(۱) کاغذ کے کپڑے

لندن میں پہلی مرتبہ کاغذ کے بنائے گئے لباس کی نمائش کی گئی۔ ان کپڑوں کا ڈیزائن ٹیڈی ٹیلنگ نے بنایا اور لباس بھی انہوں نے تیار کیا۔ اس کے لئے خاص کاغذ امریکہ سے منگایا گیا تھا۔ ٹیڈی ٹیلنگ کئی سالوں سے سوچ رہے تھے کہ وہ کاغذ کے ایسے کپڑے تیار کریں جو ایک دو مرتبہ پہن کر ضائع کر دیئے جائیں۔

خیال ہے کہ برطانیہ میں جلد از جلد ٹیفس کھیلنے والوں کے لئے کاغذ کا لباس دس روپے میں مل سکے گا۔

(۲) پیٹ میں قینچیاں

شکاگو (امریکہ) کے ہسپتال میں ایک مریض داخل کیا گیا جس کا گھٹنا بہت سوج رہا تھا۔ ڈاکٹر کا خیال تھا کہ اس کے جسم میں لوہے کے اجزاء کی کمی ہے۔ علاج کرنے سے قبل اس کا ایکسرے لیا گیا۔ ایکسرے رپورٹ سے سب ڈاکٹر گھبرا گئے اور اس مریض کا فوراً آپریشن کیا گیا۔ اس کے پیٹ میں سے ۳۲ چابیاں، ۴ کینچیاں ۳ چمٹے، ۳ زنجیریں، ایک آلہ، ایک چاقو، ۴ قینچیاں ۸۸ سکے ۳ اسکرو اور ان کے علاوہ زنگ لگے ہوئے لوہے کے ساڑھے تین پونڈ ٹکڑے نکلے۔

(۳) دو ہاتھ دو زبانیں

"ہنری فون ٹانا" پولینڈ کا ایک آرٹسٹ دونوں ہاتھوں سے ایک ہی وقت میں دو زبانیں لکھ سکتا تھا۔ ایک ہاتھ سے انگریزی اور دوسرے ہاتھ سے پولینڈ کی زبان پولش۔ وہ ایک ہی وقت میں دو خطوط صاف اور عمدہ تحریر میں لکھ سکتا تھا۔ اور ان میں غلطیاں بھی بہت کم ہوتی تھیں۔

(۴) جسم کے اندر کا حال بتانے والی گولی

ایڈنبرا میں "ریڈیو پل" کے ذریعے علاج کئے جا رہے ہیں۔ "ریڈیو پل" ایک گولی کے برابر ہوتا ہے اور مریض اسے آسانی سے نگل سکتا ہے۔ یہ گولی جسم کے جس حصہ سے گذرتی ہے وہاں کا حال بتاتی جاتی ہے جسے ڈاکٹر آسانی سے سن سکتا ہے۔

اس سے مریض کا صحیح حال معلوم ہو جاتا ہے اور علاج کرنے میں ڈاکٹروں کو بڑی آسانی رہتی ہے۔ (باقی صفحہ ۳۵ پر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

الذین سبقونا بالایمان

حضرت حاجی غلام احمد رضی اللہ عنہ

صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عبدالسمیع خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

آج سے ایک صدی قبل ۱۸۷۶ء کا واقعہ ہے جب کراچی کے ایک گھرانے میں محمد علی جناح کی ولادت پر خوشیاں منائی جارہی تھیں۔ قائداعظم — ملت اسلامیہ کا عظیم محسن — جس نے اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر آزادی اور خوشحالی کی راہ دکھائی اور تاریخ ساز ہستیوں میں شامل ہوگئے —

اسی سال کراچی سے میلوں دُور ضلع جالندھر کے ایک گاؤں کریام میں ایک اور بچے نے جنم لیا جس نے مذہبی دنیا میں اپنا نام پیدا کیا۔ اور ہزاروں لوگوں کو فیض پہنچا کر تاریخ اسلام کی زندہ جاوید ہستیوں کی صف میں کھڑا ہوگیا۔ یہ بچہ کون تھا؟ شمع اسلام کا پروانہ مسیح موعودؑ کا ہم نام حاجی غلام احمدؓ۔

حضرت حاجی صاحب کے والد محترم کا نام چوہدری گامن خان اور والدہ کا نام خیراں بیگم تھا۔ آپ کا خاندان اپنی شرافت اور سخاوت کی وجہ سے پورے علاقہ میں مشہور تھا۔ آپ نے فارسی میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔

"ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" حضرت حاجی صاحب بچپن ہی سے مذہب سے لگاؤ رکھتے تھے۔ قرآن کریم با ترجمہ پڑھنے کے بعد آپ نے دوسری مذہبی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔ اسی زمانے میں آپ کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

عجیب اتفاق ہے جس سال حضرت حاجی صاحب کی پیدائش ہوئی اسی سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ "الیس اللہ بکاف عبدہ"۔

یہ گویا دوسرے لفظوں میں اعلان تھا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔

ملائکہ خدا کے حکم سے مسیحا کا پیغام دوش پر لے اُڑے، فضاؤں کو اسکی خوشبو سے معطر کر دیا اور سعید رُوحوں میں انقلاب بپا کرتے گئے۔ انہی خوش قسمت لوگوں میں ایک حضرت حاجی غلام احمد بھی تھے۔ آپ نے ۱۹۰۳ء میں قادیان پہنچ کر مامور زمانہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بوقت بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حاجی صاحب سے فرمایا کہ فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ بہت

Digitized by khalafat Library Rabwah

جلد جماعت قائم کر دے گا۔ یہ پیشگوئی حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی اور چھ ماہ کے اندر موضع کریام میں جماعت احمدیہ قائم ہو گئی۔

آپ نواحیات علاقہ کی جماعت احمدیہ کے امیر رہے۔ تبلیغ میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ آغاز مشاورت سے تاصحت مجلس مشاورت میں بطور نمائندہ شامل ہوتے رہے۔ اپنے گاؤں میں ذاتی خرچ پر مسجد احمدیہ کی تعمیر کرائی۔ ۱۹۱۶ء میں احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے احمدیہ سکول کا اجراء کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت اسلام و احمدیت میں صرف ہوا۔

؎ یہی وہ لوگ ہیں جن میں ہے صحابہ کا رنگ
دین پر مر مٹے، دنیا پہ نہ کی کچھ بھی نگاہ

حضرت حاجی غلام احمدؓ نہایت متقی، پارسا خادم دین اور لوگوں کے سچے ہمدرد واقع ہوئے تھے۔ اور سچے معنوں میں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے تھے۔ آپکی پاکیزہ زندگی میں سے چند ایک واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) **سچائی**:۔ حضرت حاجی صاحب صادق اور امین کے نام سے مشہور تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے گاؤں میں ایک مجسٹریٹ نے موقعہ دیکھتے وقت مدعی فریق سے کہا کہ اگر اس جگہ کوئی سچ بولنے والا ہو تو اسے پیش کرو۔ مدعی نے حاجی صاحب کا نام لیا۔ جب مجسٹریٹ نے اصل صورت حال دریافت کی تو آپ نے سچی بات کہہ دی اور مجسٹریٹ نے مدعی فریق کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

(۱۱) **مدلل بحث**:۔ آپ بڑے سنجیدہ اور شریعت پر عمل کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ ایک مقرر نے موضع کریام میں آریوں اور سکھوں کے متعلق بہت ہنسانے والی تقریر کی۔ آپ صدر جلسہ تھے۔ تمام لوگ ہنستے رہے۔ لیکن آپ کوہ وقار بن کر بیٹھے رہے۔ اختتام جلسہ پر مقرر نے آپ سے کہا کہ میں نے ہنسانے والی بہت سی باتیں کیں لیکن میں نے آپ کو ہنستے نہیں دیکھا۔ فرمایا میں اس وقت استغفار کر رہا تھا۔ مجھے کسی ایسی بات پر ہنسی نہیں آتی۔ قرآن مجید میں واضح حکم موجود ہے لا یسخر قوم من قوم یعنی دوسری قوموں پر حقارت سے نہ ہنسو۔

(۱۱۱) **قبولیت دعا**:۔ ایک دفعہ ایک غیر احمدی شخص چھجو خان نے آپ سے کہا کہ اگر آج بارش ہو جائے تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ حاجی صاحب نے احمدی احباب کی معیت میں نہایت درد سے دعا کی۔ تھوڑی دیر بعد بادل آسمان پر چھا گئے اور زور سے بارش برسنے لگی۔ چنانچہ چھجو خان نے احمدیت قبول کر لی۔

(۱۷) **دوسروں کے جذبات کا احترام**:۔

ایک غیر احمدی شخص نے گڑ کا شربت پیش کیا۔ آپ نے دو گلاس پی لئے۔ لیکن آپ کے ساتھی نے نہ پیا۔ وہاں سے روانہ ہو کر آپ نے اپنے ساتھی کو سمجھایا کہ آپ نے شربت اس لئے نہ پیا کہ گڑ کا تھا۔ پیش کرنے والے کے اخلاص و محبت کو دیکھنا چاہیئے اسی لئے میں نے دو گلاس پی لئے۔ تاکہ اسکی دل شکنی نہ ہو۔ بلکہ حوصلہ افزائی ہو۔

وفات:۔ ۳ جون ۱۹۴۳ء کو خدا کی اس زمانہ کی شمع پر ایک اور پروانہ جان قربان (باقی صفحہ ۳۳ پر دیکھیں)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور کو
یاد رکھیں
فون نمبر ۶۴۵۰۰

چنے سفید، چری اور مرچ کٹری کی خرید و
فروخت کے سلسلہ میں ہماری خدمات
حاصل کریں!
انصاف کمپنی رجسٹرڈ
پرانی غلہ منڈی لائلپور
ٹیلیفون نمبر ۷۹۲۶

روزنامہ
الفضل ربوہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

امن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علمائے سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی اور عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فریضہ ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ذہنی ورزش کے جوابات اگلے ماہ ملاحظہ فرمائیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

سب سے بڑی دولت

طلعت نسیم - لائل پور

ایک ایرانی شاعر کا کہنا ہے کہ اگر انسانی وجود کا یہ درخت علم و دانش کا پھل لے آئے تو آسمانی فضا کی لامتناہی وسعتیں چیر کر رکھ سکتا ہے۔ چرخ نیلوفری پر پہنچ سکتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا اور اہل دنیا پر، بحر و بر پر، فضا و ہوا میں فرمانروائی کر سکتا ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کہ آج انسان نے نہ صرف اپنے ماحول اور گرد و نواح کی اشیاء کے باریک سے باریک تر راز معلوم کئے ہیں۔ بلکہ پہاڑوں کی سر بفلک چوٹیوں۔ سمندر کی اتھاہ گہرائیوں اور فضا کی لامتناہی وسعتوں کے پوشیدہ راز بھی عیاں کر دیئے ہیں۔ اپنی عقل اور علم و دانش کی بناء پر اس نے کائنات کی ہر چیز مسخر کر دی ہے۔ اور ذرّات کے دل چیر کر ایٹم جیسی حیران کن چیز دریافت کر لی ہے۔ جس پر مزید تحقیق کر کے ایٹم کو اپنے استعمال میں لا رہا ہے۔ اپنی استعدادیں بروئے کار لاتے ہوئے چاند پر پہنچ گیا ہے اور مریخ سیارہ کی حدیں چھو رہا ہے۔ اپنے تدبر اور فکر کی بنا پر اس نے خلا کی وسعتیں پا لی ہیں۔ اور خلائی گھر بنا کر ان میں رہنے کی تدبیریں کر رہا ہے۔ اور یہ بات کہتے ہیں کوئی عار نہیں کہ اگر آج سے سو پچاس سال قبل کا کوئی مردہ اپنی قبر سے باہر آ کر اس دنیا کا مطالعہ کرے۔ تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آئے گا۔ کہ کیا یہ وہی دنیا ہے جس میں وہ ایک عرصہ تک رہا ہے۔ انسان کی یہ تمام کامیابیاں اور فتوحات علم کی بدولت ہیں۔ چشم زدن میں ایک قطب کی خبر ریڈیو، وائرلیس ٹیلیفون اور ٹیلیویژن کے ذریعے دوسرے قطب تک پہنچ جاتی ہے۔ صرف آواز ہی نہیں بلکہ مجسم شکل بھی دکھائی دینے لگتی ہے۔ یہ سب علم کے کرشمے ہیں۔

وہ کونسی تاریکی ہے جسے علم کے نور نے منور نہیں کیا۔ وہ کونسا دکھ اور درد ہے جس کا درماں انسانی دماغ نے ڈھونڈ نہیں نکالا۔

المختصر۔ اگر موجودہ انسان کی شبانہ روز کامیابیوں کا غور سے مطالعہ کیا جائے۔ تو کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ اگر انسان اپنے آپ کو علم و دانش کی طاقت سے کماحقہٗ لیس نہ کر لے۔ تو یہ دنیا تو کیا وہ کائنات کی ہر شے کو مطیع کر لیگا۔ اس وقت دنیا میں وہی ملک طاقتور ہیں جو علم و دانش میں دوسرے ممالک سے آگے ہیں۔ امریکہ اور روس کا آج کوئی ملک مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ وہ طاقتور ہیں اور اس ساری طاقت کا دارومدار انکے علم و دانش پر ہے۔ اور اس حقیقت کا اعتراف کھلے بندوں کرنا پڑتا ہے کہ علم ہی سب سے بڑی دولت ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت میاں نور محمد امرتسری رضی اللہ عنہ کی یاد میں

از

(جناب محمد اسحاق نثار۔ لاہور)

ہو گئے ہم سے جدا کل اور اک مہدی کے یار — سایۂ رحمت میں رکھنا انکو اے پروردگار
سب کے تھے ہمدرد اور ہر ایک کے خدمت گذار — نام تھا نور محمد نور سے ہر دم تھا پیار
سایۂ رحمت میں رکھنا انکو اے پروردگار

نیک نامی، خوش مزاجی میں کٹی اُن کی حیات — عاجزی و انکساری سے کیا کرتے تھے بات
مومنوں کی ہر صفت سے متصف تھی انکی ذات — تھے بڑے ہی مہربان مشفق بہت ہی بُردبار
سایۂ رحمت میں رکھنا انکو اے پروردگار

مہدیٔ موعودؑ کے گلشن کا وہ اک پھول تھے — بارگاہِ حق تعالےٰ میں بڑے مقبول تھے
یاد میں اسکی وہ رہتے رات دن مشغول تھے — تھا غریبوں بے نواؤں سے انہیں اُنس اور پیار
سایۂ رحمت میں رکھنا انکو اے پروردگار

سیدھے سادے نیک سیرت پاک دل انسان تھے — اِک دعاگو پاک خصلت صاحبِ عرفان تھے
مصطفیٰؐ سے تھی محبت عاشقِ قرآن تھے — احمدیت کی ترقی کے لئے تھے بیقرار
سایۂ رحمت میں رکھنا انکو اے پروردگار

دین کی خدمت کے ہر موقعہ پہ پیش از پیش تھے — سب امورِ دین و دنیا میں وہ دور اندیش تھے
صابر و شاکر سعید و متقی درویش تھے — اہلِ حق اہلِ وفا میں ہوتا تھا ان کا شمار
سایۂ رحمت میں رکھنا انکو اے پروردگار

اے ہمارے کارساز و قادر و ربِّ جلیل — خالق و مالک مجیب و محسن و نعم الوکیل
کر عطا اولاد کو ان کی تو اب صبرِ جمیل — یہ دعا اپنے لبوں پہ آ رہی ہے بار بار
سایۂ رحمت میں رکھنا انکو اے پروردگار

(مرسلہ محترم مولوی محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

تشکّفتہ ۔ تشکّفتہ

عزیز بھائیو! اور بہنو! اگر آپ کے زیرِ مطالعہ کوئی کتاب ہو تو اس کے بہترین اقتباسات ہمیں بھجوائیں۔ ہم انہیں اس عنوان کی زینت بنائیں گے۔ (ادارہ)

●

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (المتوفی ۶۲۷ھ / ۱۲۲۹ء) کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنوی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا، پوچھا خدا تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا، جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قبصہ میں مہمان تھا جس مکان میں ٹھہرا تھا، وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا میں نے خیال کیا کہ یہاں ورقِ مصحف[1] رکھا ہوا ہے۔ سونا نہ چاہیئے پھر دل میں خیال آیا کہ ورقِ مصحف کو کہیں اور رکھوا دوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورقِ مقدس کی جگہ تبدیل کروں اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا۔ میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا۔ اسی کے بدلے میں حق تعالےٰ نے مجھ کو بخشش دیا۔

●

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اپنی سیاحت کے دوران شام کے ایک شہر میں پہنچے تو اس شہر سے باہر ایک غار تھا۔ اس میں ایک بزرگ سکونت پذیر تھے، ہیبت الٰہی سے ان کے بدن پر گوشت و پوست نہ تھا۔ صرف ہڈیاں رہ گئی تھیں۔ حضرت خواجہ معین الدینؒ ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے، تو دریافت فرمایا کہاں سے آتے ہو۔ حضرت خواجہؒ نے جواب دیا بغداد سے آتا ہوں۔ فرمایا خوب آئے لیکن مناسب ہے کہ درویشوں کی خدمت کرتے رہو۔ تاکہ ذوق درویشی حاصل ہو۔ مجھے کئی برس اس غار میں رہتے ہوئے گذر گئے۔ تمام دنیا سے علیحدگی اختیار کر کے اس غار میں چھپا بیٹھا ہوں۔ ایک بات سے ایسا ڈرتا ہوں کہ رات دن روتے گذرتے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدینؒ نے پوچھا حضرت وہ کونسی بات ہے فرمایا۔ نماز ہے جس وقت ادا کرتا ہوں۔ خوف معلوم ہوتا ہے کہ کہیں فروگذشت نہ ہو گئی ہو۔ اور میری ساری محنت اکارت ہو کر یہی نماز موجب عذاب خداوندی ہو۔

---

[1] قرآن کریم کا ورق

Digitized by khalafat Library Rabwah

●

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی طبیعت میں حلم وعفو کی درویشانہ صفتیں انتہائی درجہ تک تھیں۔ ایک بار ایک بدباطن شخص ان کو قتل کرنے کے ارادہ سے آیا۔ حضرت خواجہؒ کو اس کا علم نورِ باطن سے ہوگیا۔ وہ شخص جب نزدیک آیا تو بہت ہی اخلاق سے پیش آئے اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا جس ارادہ سے آئے ہو اس کو پورا کرو۔ یہ سنتے ہی وہ شخص کانپنے لگا۔ سر بسجود ہو کر عاجزی سے بولا کہ مجھ کو لالچ دے کر آپ کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ یہ کہہ کر بغل سے چھری نکالی اور سامنے ڈال دی۔ پھر قدموں پر گر کر کہنے لگا کہ آپ مجھکو اس کی سزا دیجئے، بلکہ میرا کام ہی تمام کر دیجئے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ہم درویشوں کا شیوہ ہے کہ ہم سے کوئی بدی بھی کرتا ہے تو ہم اس کے ساتھ نیکی سے پیش آتے ہیں۔ تم نے تو میرے ساتھ اب تک کوئی برائی نہیں کی۔ یہ کہہ کر اس کے لئے دعائیں کیں۔ وہ شخص بہت متاثر ہوا اور اسی وقت سے خدمت میں رہنے لگا۔ حضرت خواجہ کی دعاؤں کی بدولت اس کو متعدد بار حج کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی مقدس سرزمین میں پیوند خاک ہوا۔

●

سلطان محمود غزنوی کا چھوٹا بھائی امیر نصر جو خراسان کا امیر تھا، سلطان کے پاس آکر ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ زین خانہ سے ایک جوڑا لگام چوری ہوگئی۔ چوری پکڑی گئی تو چور ایک ہندو رکابدار تھا۔ امیر نصر نے حکم دیا کہ اس کو باندھ کر بیس کوڑے لگائے جائیں۔ پرچہ نویسوں نے سلطان کی خدمت میں پرچہ لگایا۔ سلطان نے پڑھا تو اس کو بہت رنج ہوا۔ رنج نے غصہ کی شکل اختیار کر لی۔ اسی عالم میں نقارچیوں کو بلوا کر حکم دیا کہ امیر نصر کے دروازہ پر جا کر نوبت بجائیں۔ کیونکہ اس کو امارت کا دعویٰ ہے۔ نقارچیوں نے حکم کی تعمیل کی اور امیر نصر کے دروازہ پر جا کر نوبت بجانے لگے۔ قاعدہ تھا کہ نوبت صرف بادشاہِ وقت کے دروازہ پر بجائی جاتی تھی۔ امیر نصر نے اپنے دروازہ پر نوبت بجتے دیکھا تو بہت حیران ہوا۔ نقارچیوں کو روکا پھر بھاگا ہوا سلطان کی خدمت میں پہنچا اور زمین پر سر جھکا کر ادب سے بولا۔ ہر چند کہ رشتہ کے لحاظ سے بھائی ہوں لیکن بندگی کے اعتبار سے غلاموں سے کم تر ہوں۔ میری خطا سے مطلع فرمایا جائے۔ سلطان نے جواب دیا۔ اگر تم اپنی جاگیر میں ہوتے اور کسی شخص کو ایک چھڑی سے بھی چھو لیتے تو بھی ہمارا دل رنجیدہ ہوتا، چہ جائیکہ ہماری موجودگی میں غلاموں کو تازیانوں سے پٹواتے ہو۔ اور ہماری ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ تمہیں بادشاہی کا دعویٰ ہے۔ اور وہ بھی قولاً نہیں بلکہ فعلاً۔ اگر تمہیں بادشاہی کا دعویٰ ہے تو نوبت تمہارے ہی دروازہ پر بجنا چاہیئے۔ یہ بات سن کر امیر نصر بہت شرمندہ ہوا۔ عرض کی۔ "مجھ سے گناہ ہوا۔ آئندہ ایسا نہ ہوگا"۔ معافی مانگنے

(باقی صفحہ نمبر ۴۳ پر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مظفر احمد منصور۔ نائب مدیر ناصرات کے صفحات۔ انصار کمپنی پرانی غلہ منڈی۔ لائلپور

بیسن کی فرنی

اشیاء :۔ بیسن ایک پیالی۔ دودھ آدھ سیر۔ ونیلا کسٹرڈ پوڈر ایک کھانے کا چمچہ۔ چینی حسب ذائقہ۔ بادام، پستہ اور کھوپا حسب ضرورت

ترکیب :۔ دودھ میں بیسن، کسٹرڈ اور چینی اچھی طرح حل کر کے اس کو چولہے پر رکھ دیں۔ اور برابر چمچہ ہلاتی رہیں۔ تاکہ اس میں گٹھلیاں نہ بننے پائیں۔ جب یہ گاڑھا ہو جائے تو نیچے اتار فوراً پلیٹوں میں ڈال دیں۔ اس کے بعد بادام پستہ اور کھوپا کی ہوائیاں اس پر چھڑک دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نوش کریں۔ بے حد لذیذ سویٹ ڈش تیار ہو گی۔

نوٹ :۔ فرنی میں ونیلا کسٹرڈ پاؤڈر ہی استعمال کیجئے گا۔ کیونکہ یہ بیسن کا ہم رنگ ہوتا ہے۔

(کوکب نوید منڈی مریدکے)

جلیبی کی پڈنگ

اجزاء :۔ جلیبی آدھ پاؤ۔ دودھ آدھ سیر۔ تین انڈے۔ چینی آدھی چھٹانک۔ ونیلا ایسنس ایک چمچہ۔

ترکیب :۔ انڈوں کو خوب پھینٹ کر دودھ اور چینی اس میں ملا دیں اور پھینٹتے جائیں۔ جب اچھی طرح یکجا ہو جائیں تو اس میں ونیلا ایسنس ملا دیں۔ اور جلیبیاں بگھو دیں۔ پندرہ منٹ اسی طرح پڑا رہنے دیں۔ پھر ایک برتن میں ڈال کر نیچے بھی آگ رکھیں اور اوپر ڈھکن دے کر اس پر بھی آگ رکھ دیں۔ کچھ منٹ بعد کھول کر دیکھیں اگر جم گئی ہو تو اتار لیں۔ ٹھنڈی ہونے پر استعمال کریں۔ بہت مزے کی ہو گی۔ لیس مزے لے لے کر کھایئے۔

(مرسلہ۔ کنول۔ اسلام آباد)

انگور کا شربت

اجزاء :۔ انگور ایک سیر۔ چینی ڈیڑھ سیر۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

پانی ایک سیر۔

ترکیب:۔ انگوروں کو باریک کپڑے میں دبا کر ان کا عرق نکال لیں۔ پھر چینی میں پانی ڈال کر چولہے پر چڑھائیں اور ایک جوش آنے پر اس میں عرق ڈال دیں اور پکنے دیں۔ جب ایک تار ہو جائے تو اتار لیں اور بوتلوں میں بھر لیں۔

(کنول۔ اسلام آباد)

تحفہ خیر خدمت لشحیذ

(۵) بٹر وارٹس (Butter Wartes)

اس پودے کے پتے پر گوند لگا ہوتا ہے جونہی کوئی مکھی اس پر بیٹھتی ہے۔ پتا مٹھی کی طرح بند ہو جاتا ہے۔ اگر ان پتوں پر ریت کا کوئی ذرہ یا چھوٹا سا کنکر رکھ دیا جائے تو یہ متاثر نہیں ہوتا۔ نقاطِ دیگر اُن میں اتنی عقل موجود ہے کہ اپنی غذا اور چھیڑ چھاڑ میں تمیز کر سکیں۔

(۶) بلیڈر وارڈز (Bladder Wards)

یہ تھیلی دار پودا بعض جوہڑوں میں پایا جاتا ہے جس کی ٹہنیوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی تھیلیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ تھیلیاں پنجرے کے پنجرے کی طرح باہر کو کھلتی ہیں جب پانی کے حشرات آرام یا غذا کے لئے اندر داخل ہوتے ہیں تو گرفتار ہو جاتے ہیں۔

(۷) پچر پلانٹ۔ Pitcher Plant

اس کے پھول مراحیوں کی طرح شاخوں سے لٹکتے ہیں۔ اندر میٹھا رس اور دیواروں پر ٹیڑھے کانٹے ہوتے ہیں۔ جب مکوڑا اندر داخل ہونے کے بعد واپس باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو ٹیڑھے کانٹے اس کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں کیڑا باہر نکلنے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ اسی حوض میں رہ جاتا ہے۔

(۸) منگس خور نباتات (Sundews)

سنڈیو کے پھول پر ایک خاص قسم کا رس ہوتا ہے جو کہ بہت ہی لیس دار ہوتا ہے جونہی کوئی مکھی اس پر بیٹھتی ہے چپک جاتی ہے۔ پھول کی پتیاں اس پر پل پڑتی ہیں اور اسے کھا جاتی ہیں۔

(مرزا نصیر احمد گل۔ حافظ آباد)

تحفہ شکوفہ شگفتہ

کے باوجود امیر نصر کو ایک مہینہ تک باریابی کی اجازت نہ ملی۔ اور شاید یہ سلسلہ ابھی جاری رہتا اگر سلطان کا وزیر خواجہ احمد بن حسن میمندی سفارش کر کے اس کا غصہ دور نہ کرتا۔

(ہندوستان کی بزمِ رفتہ کی سچی کہانیاں حصہ اوّل)

Digitized by khalafat Library Rabwah

تکیہ کے غلاف کے لئے

شیڈڈ رنگوں سے بنائیں۔ بہت دلفریب ہوگا۔

(کوکب نوید۔ منڈی مریدکے)

میز پوش کے لئے
ایک خوبصورت ڈیزائن

مرسلہ
کنول۔ اسلام آباد

Digitized by khalafat Library Rabwah

خوشنما پھول

لیزی ڈیزی کے

مرسلہ

(نگہت سلطانہ منڈی میرپور کے)

Digitized by khalafat Library Rabwah

شگوفے

ایک صاحب نے یہ جاننے کیلئے کہ ان کا بیٹا بڑا ہو کر کیا بنے گا ایک طریقہ نکالا۔ ایک خالی کمرے میں ایک میز پر ایک شراب کی بوتل۔ ایک مذہبی کتاب اور ایک سو روپے کا چیک رکھ دیا۔ اگر بچہ چیک اٹھالے تو ساہوکار یا بینکر ہوگا۔ اگر کتاب اٹھالے تو مولوی یا مذہبی آدمی ہوگا۔ اگر شراب کی بوتل اٹھالے تو شرابی ہوگا۔ یہ چیزیں رکھ کر وہ اپنے دوست کے ساتھ دوسرے کمرے میں چھپ کر دیکھنے کے لئے بیٹھ گئے۔ جب بچہ کمرے میں داخل ہوا تو اس نے چیک اٹھا کر پہلے جیب میں رکھا۔ کتاب بغل میں دبائی اور بوتل دونوں ہاتھ سے پکڑ کر باہر آگیا۔ باپ نے افسردگی سے کہا۔

"افسوس وہ لیڈر بنے گا"

(خواجہ عفی الدین قمر۔ دارالصدر شرقی)

ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے مسافر نے جب بل دیکھا تو سر پیٹ کر رہ گیا۔ وہ اس کے اندازے سے کہیں زیادہ تھا۔ مجبوراً جب وہ بل ادا کر کے جانے لگا تو ہوٹل کے مالک نے تکلفاً پوچھا اگر آپ ہوٹل کے بارہ میں کوئی مفید مشورہ دے سکیں تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

"ہاں" مسافر نے تنگ آکر جواب دیا۔ "آپ نے کمروں میں جو بورڈ لگا رکھا ہے آپ کوئی چیز بھول کر تو نہیں جا رہے ہیں؟" اس کی بجائے یہ لگا دیجئے کہ آپ کے پاس کوئی چیز رہ تو نہیں گئی ہے۔

(امۃ الباری ناہید بنت خواجہ صفی الدین قمر ربوہ)

ایک لکڑہارا اپنے بیٹے کے ساتھ لکڑیاں کاٹنے گیا۔ جب شام کو وہ دونوں واپس آرہے تھے تو راستہ بھول گئے انہوں نے بہتیرا تلاش کیا مگر بے سود۔ لکڑہارا غصہ میں آکر لڑکے کو پیٹنے لگا اور کہنے لگا۔ ارے اُلّو میں تو راستہ بھول گیا ہوں تُو تو گھر جا تیری ماں انتظار کر رہی ہوگی۔

(شکیل انور جٹ۔ امرآباد اسٹیٹ سندھ)

پہلا دوست (دوسرے دوست سے) یہ صاحبہ کتنی

Digitized by khalafat Library Rabwah

بھدّی اور بے سری آواز میں گا رہی ہیں۔ کون ہیں یہ!

دوسرا دوست:۔ جی یہ میری بیوی ہیں۔

پہلا دوست:۔ اوہ... معاف کیجئے دراصل کچھ گیت ہی ایسے ہوتے ہیں کہ آواز خواہ کتنی ہی اچھی ہو خراب لگتی ہے۔ نہ جانے یہ گیت کس کا ہے۔

دوسرا دوست:۔ جی یہ گیت میرا ہے۔

(طاہر احمد۔ کراچی)

ایک موٹر کار والے نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح سامنے چلنے والی موٹی عورت کو بچا لے لیکن جب ناکام رہا تو ٹکر مار دی اور آگے جا کر گاڑی روک لی۔

موٹی تازی عورت بلبلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور موٹر کار والے کو دیکھ کر کہنے لگی۔

"تم میرے گرد گھوم کر کیوں نہیں چلے گئے؟ کیا ٹکر مارنا ضروری تھا؟"

موٹر کار ڈرائیور نے کہا "گھوم کر چلا تو جاتا مگر کیا کروں، اتنا پٹرول نہ تھا۔"

(منور احمد طاہر۔ کوٹ احمدیہ سندھ)

ایک مفت خورہ کسی دعوت میں بن بلائے پہنچ گیا۔ خاتونِ خانہ نے پوچھا "کیوں جی! آپ کون ہیں؟" جواب ملا۔ "وہ جی! میں آپ کے مہمان کے دوست کا دوست ہوں۔"

میزبان نے انہیں ایک پلیٹ میں میلا سا پانی ڈال کر دیا۔ مفت خورے نے پوچھا "یہ کیا ہے؟"

میزبان نے جواب دیا "یہ مرغ کے شوربے کے شوربے کا شوربہ ہے۔"

(امۃ النعمت کھوکھر۔ توگڑی۔ گوجرانوالہ)

ایک چور ایک گھر میں داخل ہوا اور کسی چیز سے ٹکرا کر گر پڑا۔ مالک نے پوچھا کون ہے؟

چور بولا۔ میاؤں

مگر تیسری بار مالک نے پوچھا کون ہے؟ تو چور کو غصّہ آ گیا۔ وہ بولا۔

سنائی نہیں دیتا کہ بلی بول رہی ہے۔

(قدرت اللہ جاوید۔ ٹھٹھہ جوئیہ۔ سرگودھا)

ایک دفعہ ایک بزرگ سیّد سردار مرزا، مرزا غالب سے ملنے کے لئے آئے۔ شام کا وقت تھا اندھیرا ہو چکا تھا۔ جانے لگے تو مرزا خود موم بتی لے کر اٹھے تاکہ انہیں جوتا تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔ سیّد صاحب نے کہا مرزا صاحب آپ خواہ مخواہ تکلیف نہ کریں، میں خود اپنا جوتا تلاش کر لوں گا۔ مرزا بولے۔ "نہیں حضرت میں تو محض بتی اس لئے لایا ہوں کہ کہیں آپ غلطی سے میرا جوتا پہن کر نہ چلے جائیں۔" (محمد ریاض سیدوالہ ضلع شیخوپورہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک خاتون کے شوہر کا نام مکھن تھا مگر مارے شرم کے وہ اس کا نام نہیں لیا کرتی تھی

ایک دن پڑوسن نے کسی برتن میں اسے لسی بھیجی جس پر "مکھن" تیر رہا تھا۔

اس کی بچی نے مکھن کو دیکھا تو بڑی حیرانی سے اپنی امی سے پوچھا ممی! یہ لسی پر کیا تیر رہا ہے۔

اس کی امی پہلے تو بہت گھبرائی۔ پھر ذرا مطمئن انداز میں اپنی بچی سے گویا ہوئی۔

پاپو! یہ تمہارے ڈیڈی صاحب تیر رہے ہیں۔

(عارف آصف بھٹو۔ نور نگر فارم)

ایک فقیر فٹ پاتھ پر بیٹھا صدا لگا رہا تھا۔ اللہ کے نام پر ایک چونّی دے دو میں اندھا ہوں"۔ ایک آدمی نے اسے چار آنے دیئے۔ فقیر کہنے لگا۔ "جناب یہ تو کھوٹی چونّی ہے"۔ راہ گیر حیران ہو کر کہنے لگا۔ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ میں اندھا ہوں تم کو کیسے پتا چلا کہ یہ چونّی کھوٹی ہے۔ فقیر کچھ سٹپٹا سا گیا۔ کہنے لگا "معاف کریں دراصل میں گونگا ہوں۔ راہ گیر ایک بار پھر حیران ہوا اور کہا تم بول بھی رہے ہو اور کہتے ہو کہ میں گونگا ہوں۔ فقیر کہنے لگا۔

ج۔ ج۔ جج۔ جناب میں دراصل لنگڑا ہوں اور یہ کہتے ہی بھاگ گیا۔ اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

(شفیق احمد۔ واہ کینٹ)

ایک صاحب اپنے کتّے کو زنجیر سے پکڑے بازار میں چلے جا رہے تھے۔ ایک شخص نے انہیں اس طرح ٹہلتے دیکھا تو کہنے لگا کس گدھے کے ساتھ جا رہے ہو وہ صاحب بڑے شوخ مزاج تھے۔ کہنے لگے۔ بھئی اچھے خاصے کتّے کو گدھا بنا دیا وہ شخص جلدی سے بولا :۔

"اجی صاحب میں تو اس کتّے سے کہہ رہا تھا"

(عبداللہ پاشا۔ کرونڈی)

فقیر (مالک مکان سے) سنجیا ایک روٹی کا سوال ہے

مالک مکان :۔ معاف کرو بیوی گھر پر نہیں ہے۔

فقیر (بڑی سادگی سے) جناب میں نے روٹی مانگی ہے بیوی تو نہیں مانگی۔

(حافظ غلام سرور گھسیٹ پورہ۔ لائل پور)

انگریزوں کے دور میں چند سکھ افسر انگلستان کے سروے کے لئے گئے وہاں جا کر انہوں نے دیکھا کہ وہاں کا بچہ بچہ انگریزی بولتا ہے وہ واپس ہندوستان آکر دوسرے سکھوں سے کہنے لگے "ساڈھے کولوں اناں دا مقابلہ نئیں جے ہونا اناں دا تے بچہ بچہ انگریزی بول دا اے"۔ (یعنی ہم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے ان کا تو بچہ بچہ انگریزی بولتا ہے)

شیزان

Digitized by khalafat Library Rabwah

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور

Monthly TASH-HEEZUL-AZHAN Rabwah

IKHA 1355 H.S. OCTOBER 1976 Regd. No. L 7128

سالانہ اجتماع اطفال 22-23-24 اکتوبر 1355 ہش / 1976ء سے متعلق ضروری ہدایات

ہر مجلس کو اطفال کا پروگرام اور تفصیلی ہدایات بھجوا دی گئی ہیں مجالس حسب ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

(1) ہر مجلس سالن اور پانی کے لئے ایک ایک بالٹی ہمراہ لائے۔

(2) ہر طفل کے پاس پلیٹ اور پانی کے لئے گلاس ہونا چاہئے۔ مرکز سے پیالے اور آبخورے مہیا نہیں کئے جائیں گے۔

(3) ربوہ میں آج کل رات کو کافی سردی ہوجاتی ہے۔ ہر طفل اپنے لئے کم از کم ایک کمبل ایک کھیس دو دریان اور تکیہ ہمراہ لائے۔ اطفال کی رہائش دفتر خدام الاحمدیہ کے ملحقہ کمروں اور ایوان محمود میں ہوگی۔

(4) علمی مقابلوں میں شرکت کے لئے اطفال ایک ایک پینسل ساتھ لائیں۔

(5) اطفال کی سالانہ نمائش حسب سابق اجتماع کے موقع پر منعقد ہوگی۔ اول دوم آنے والی مجالس کو خاص انعامات دیئے جائیں گے اطفال اپنے ہاتھ سے تیار کردہ صنعت کے نمونے۔ فوٹو وغیرہ پیش کریں گے آپ بھی اس نمائش میں ضرور شریک ہوں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا۔